لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۵ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۷ صفر ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, February 5, 1913

قیمت فی پرچہ ساڑھی تین آنہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد مکتوب ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۵ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۷ صفر ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, February 5, 1913

فہرس

— * —

شذرات

مقالۂ افتتاحیہ

حدیث الغاشیہ ۵

ترکي کے شکست کے اسباب ۶

گھوڑوں کي کمي ۷

سڑکوں کي خرابي ۷

سامان جنگ ۷

بلغاریا کے دعوے ۸

صلح کے شرایط ۸

تراجم احوال (به ذیل مقالات)

سیرۃ نبوي (۳) ۹

ادبیات

دعوت درد ۱۲

فکاہات

سوت ابل سلف گورنمنت ۱۲

شئون عثمانیہ

مظالم بلغاریا ۱۳

تقسیم ممالک ۱۴

جنگ بلقان کے حوادث ۱۵

فہرست زر اعانۂ ہلال احمر ۱۶

تصاویر

— * —

جامع سلیم (ایڈریا نوپل) کا صحن ۴

میجر سید حسن بلگرامي ۶

مشہور اتحادي جاوید بے ۱۵

مشہور اتحادي حسین جاہد بک ۱۵

تلغراف خصوصي

—:*:—

بجواب الہلال

(قسطنطینہ : ٦ - فروري)

— * —

جنگ شروع ہوگئي - انتظامات ما فوق العادۃ نہایت مستعدي سے جاري' ایڈریا نوپل کے محصورین کي طرف سے ہفتوں اطمینان ہے - دشمن نے دو مرتبہ پیش قدمي کي اور گولوں کي بارش سے فرار پر مجبور ہوا - شوکت پاشا شتلجہ پہنچ گئے ہیں - انور بے ۳۰ - ہزار فوج لیکر دارالخلافت سے روانہ ہوگئے - فتحي بے بھي طرابلس سے آگئے اور انکي کمان میں جنوبي حصہ دیدیا گیا - مشہور ہے کہ دشمن صلح کیلیے اب تک دول سے نامہ و پیام کر رہا ہے - ناظم پاشا کے انتقام کي خبر محض گپ ہے - شتلجا کي فوج متحد و متفق -

(مصباح)

اطلاع

نمبر ۹ ' ۱۰ ' ۱۱ ' ۱۲' دوبارہ چھپکر طیار ہوگئے ہیں - پہلي اور دوسري سہ ماہي کي مکمل جلدیں جنگي جلد پر وسط میں سنہري حرفوں میں الہلال کا بلاک منقش ہے' مجلد موجود ہیں - پہلي جلد میں نمبر ایک سے ۱۲ تک ' اور دوسري جلد میں نمبر ۱۳ سے ۲۴ تک شامل ہیں - دوسري جلد کے مضامین کے لیے پہلي جلد کے دیکھنے کي ضرورت نہیں - قیمت في جلد چار روپیہ آٹھ آنہ - ششماہي کے تمام پرچوں کي یکجا جلدیں بھي بندھوائي گئیں ہیں - قیمت في جلد مجلد آٹھ روپیہ -

شذرات

—o(*)o—

کلکتہ کا ایک عظیم الشان دن

—*—

۲ - فروري

—*—

اغراق اور مبالغه بیاني نے الفاظ کا اثر کھودیا ھے - جب ھر چند ادمیوں کا مجمع اخباروں اور رولدادوں کے صفحوں پر آکر بلا تامل " عظیم الشان مجلس " بن جاتا ھے ' تو اب واقعه نگار کیلیے یه نہایت سخت مشکل در پیش ھے که جو مجلس واقعي عظیم الشان ھو ' اسے کس لفظ سے تعبیر کرے ؟

پچھلے اتوار کو کلکته میں جو عام مجلس منعقد هوئي ' في الحقیقت اسکي قوت اجتماعي کے بیان کیلیے صرف کلکته هي کا نہیں ' بلکه بغیر کسي مبالغه کے تمام هندوستان کا سوال در پیش ھے - هم پورے یقین کے ساتھه کہه سکتے هیں که کثرت نفوس ' و اظہار جوش و اثر کے لحاظ سے شاید هي ابتک هندوستان میں کوئي انساني مجمع ایک وقت میں ایسا هوا هو -

صرف ایک مجمع اس مجلس کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا ھے - یعنے وہ ماس میٹنگ ' جو اغاز غزوۂ طرابلس کے زمانے میں فدریشن هال کي زمین پر منعقد هوي تھي ' لیکن وہ بھي کلکته هي کي مجلس تھي -

اس نکتے کو یاد رکھنا چاهیے که پولیٹکل جلسوں کي حالت عام مجالس سے بالکل الگ هوتی ھے - کسي عام کامیاب مجلس کیلیے اسقدر هوجانا کافي ھے که اسمیں آدمیوں کا اجتماع کثیر هو ' تقریریں پر اثر کي جائیں ' ذي عزت اور با رسوخ اشخاص شریک هوں ' چنده کی مقدار کافي هاتھه آے ' اور چیرز کي آواز متصل هو - لیکن پولیٹکل اغراض سے جو مجمع منعقد هوتے هیں ' انکے لیے صرف اتنا هي هونا کافي نہیں ھے ' بلکه پہلي چیز یه ھے که کسي ایسي قوت کا انکے ذریعه ظہور هو ' جو براہ راست مقصد مجلس کے اثر کا دنیا سے اعتراف کراے ' اور جلسه کي تقریروں سے نہیں ' بلکه اسکي در و دیوار سے ایک خاموش قوت کي صدا اٹھنے لگے -

هم سمجھتے هیں که لوگ هر جگهه جلسے کرتے هیں مگر اس ضروري نکتے کا خیال نہیں رکھتے -

کلکته میں پچھلے اتوار کا آفتاب ابھي اچھي طرح بلند نہیں هوا تھا که هر شخص محسوس کرنے لگا که آج کوئي غیر معمولي کارروائی هونے والي ھے - سب سے پہلا عظیم الاثر منظر یه نظر آیا که صبح هي سے شہر کے تمام بڑے بڑے بازاروں کي دکانیں بند هونا شروع هوگئیں ' اور تھوڑي دیر کے بعد گیارہ لاکھه آبادي کے طول و عرض میں ایک مسلمان کاروباري کي دکان بھي ایسي نه تھي جو بند نه هوئي هو -

اتوار کا دن گو سرکاري تعطیل کا دن ھے ' مگر کلکته اور بمبئي وغیره میں دیسي بازاروں کے کاروبار کا اصلي دن وهي هوتا ھے ' کیونکه ایک تو انگریزي دکانوں کے بند هو جانے کي وجه سے ضرورت کي چیزیں هندوستاني بازاروں میں لیني پڑتي هیں ' دوسرے تعطیل کي وجه سے لوگ بازاروں میں بکثرت آتے هیں اور هفتے بھر کي ضروریات خریدتے هیں - پس اتوار کے دن کلکته کے بازاروں میں خاموشي اور سناٹے کا چھا جانا ایک ایسي قوت کا ظہور واضح تھا ' جس کا هر باشندۂ شہر کو اعتراف کرنا پڑتا تھا -

نیو مارکیت میں اتوار کے دن بکثرت خرید فروخت هوتي ھے اور انگریزونکی تمام روزانه ضروریات کا دار و مدار اسي بازار پر ھے ' لیکن یہاں ایک دکان بھي کھلی نه تھي -

قصائیوں اور گوشت کے دکانداروں کا دکان بند کردینا سب سے زیاده موثر تھا - اسکا اندازہ کرنا مشکل ھے که اس دن دونوں وقت کتنے لوگوں کو گوشت کي جگه محض ترکاري پر قناعت کرني پڑي ' اور اس طرح معلوم کرنا پڑا که آج کیا هو رها ھے ؟

مسلمان گاڑي والوں نے بھي گاڑیاں بند کردي تھیں -

جلسه کیلیے هالیڈے اسٹریت کے ایک نہایت وسیع میدان میں انتظام کیا گیا تھا - دس بجے سے انسانوں کے سیلاب عظیم هر طرف سے متحرک هوے اور مقام مجلس تک بڑھنا شروع هوے - سب سے زیاده موثر منظر ان باقاعده جلوسوں کا تھا جو تمام بڑے بڑے محلوں سے نکالے گئے تھے - یه هزاروں انسانوں کا ایک مضطرب اور پر جوش مجمع هوتا تھا ' جسکے آگے بڑے بڑے علم هوتے تھے اور ان پر مختلف آیات جہاد و قتال جلي حرفوں میں نمایاں نظر آتي تھیں - علم کے پیچھے هزاروں آدمي " الله اکبر " اور " جاهدوا في سبیل الله باموالکم وانفسکم " کے نعرے لگاتے تھے ' اور با پھر بعض پر اثر نظموں کے بند جوش و خروش کے ساتھه پڑھتے جاتے تھے -

بارہ بجتے بجتے وہ وسیع میدان ' جسکي نسبت قیاس کیا جاتا تھا که شاید اسکے بعض گوشے خالي رهکر جلسے کي عظمت کو نقصان پہنچائیں گے ' اس طرح بھر گیا تھا که هزاروں آدمی سڑک پر کھڑے تھے ' اور جس طرف نظر جاتي تھي انسانوں کا ایک سمندر متلاطم نظر آتا تھا - اس وقت هر شخص کو خود بخود ایک عجیب نا قابل تعبیر بیخودانه کیفیت کے ساتھه اپنے اندر قوت و عظمت کا احساس هوتا تھا اور معلوم هوتا تھا که هم اتنے ضعیف و کمزور نہیں هیں ' جتنا بدقسمتي سے همیں سمجھایا گیا ھے -

ڈیڑہ بجے جب یه عاجز جلسے میں پہنچا تو چاروں طرف سڑک بھي اسطرح بھر چکي تھی که بلا مبالغه اسٹیج تک جانے میں پورے دس منٹ صرف هوے -

حیران هوں که ایک وقت تھا جو گذر گیا ' اب آپکو اسکي تصویر کیونکر دکھلائي جاے ؟

اتنے بڑے جلسے میں شامیانوں کا انتظام ممکن نہیں ' البته دوپہر کي سخت تپش و حرارت کا اسماني شامیانه سب کے سروں پر تھا ' اور اندر سے اٹھنے والے دود حسرت و اندوہ سے سب کي آنکھیں پر نم تھیں - پسینے کے قطرے پیشانیوں پر چمک رهے تھے ' اور دل کے اندر اور جسم سے باهر ' دونوں فضاؤں میں آتش و حرارت کے سوا کچھه نه تھا - آہ ! یه آتش مقدس ! یه حرارت زندگي ! یه تپش حیات ملي !! جس کے افسردہ شعلوں کے بھڑکنے کے دن نہیں معلوم کب آئیں گے ؟ حالانکه اگر دن آنے والے تھے تو وہ تو آگئے :

نه داغ تازہ میخارد ' نه زخم کہنه مي کاود
بده یارب دلے ' کیں صورت بیجان نمي خواهم

وھوالذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا ' و ينشر رحمته وھو الولي الحميد (۴۲ : ۲۷) ولا تايسو من روح الله ! انه لا يايس من روح الله الا القوم الكافرون (۱۲ : ۸۷)

* * *

جلسه کي کارروائی " سورۂ والصف " کي تلاوت سے آغاز کی گئي ' جسکو جناب شيخ محمد موسیٰ المصري امام مسجد جامع نے شروع کيا ' اور پھر میں نہیں بتلا سکتا که میں کہاں تھا ؟ میرے کانوں میں یه صدا آرھي تھي ' لیکن معلوم نہیں که اس صدا کا جواب چالیس کرور زبانوں سے کب ملے گا ؟

يـا ايها الـــذيـــن آمنـــوا ! هل ادلكم عـلـــى تجـــارة تنجيكم من عذاب اليـم ؟ تومنـون بـالـلـه و رسولـــه و تـجـاهـدون في سبيــل اللـه باموالكم و انفسكم ' ذلـكم خيـــر لـكـم ان كنتم تعلمـون - يغفـــر لـكم ذنوبـكم و يـــدخلـكم فـــي جنـــات تجـــري من تحتها الانهـار ' و مســاكن طيبـــة في جنات عـــدن ' ذلــك الــفـــوز العظيم ' و اخـــرى تحبـــونهـــا ' نصر من اللـــه و فتـــح قـــريب ' و بشـــر المـــومـنـيـــن (٦۲ : ۹)

اے وہ لوگو که دعویٰ ایمان رکھتے ھو ' اور کاروبار دنیوي میں مشغول ھو! میں ایک ایسي تجـارت بتـلاؤں ' جـو تـم کو (آنے والے) سخت و شدیـد مصائب عـذاب سے بچالے ؟ اللـه اور اسکے رسول پر ایمان کامل پیدا کرو ' اور خدا کی راہ میں اپنے مـال و دولت اور اپني جانـوں سے جہاد کـرو ! یہي طریق تمھارے لیے بہتـر ھے بشرطیکـه تم (وقت کي مصیبت کو) سمجھو !

اگـر تم نے ایسا کیـا تو الله تمھارے قصوروں سے درگذر کردیـگا ' تم کو کامیابي و با مـرادي کے ایسے باغھـاے نشاط میں پہنچادے گا ' جہـاں (اشـک حسرت و نامرادی کی جگھه عیش مراد کي) نہریں بہه رھي ھونگي ' اور نیز ایسے مکانات طیبه میں ' جو دائمـی مسرت کے باغـوں میں تم کـو بسائے رکھیں گے - غـور کـرو تو یہي کامیـابي سب سے بڑي کامیابي ھے - اور پھر اسکے علاوہ ایک دوسري نعمت محبوب بھي تم کو ملےگي ' یعنے الله کے طرف سے غیبي نصرت کا نزول ھوگا ' اور تم عنقریب فتح منـد ھو جاؤگے - (اے پیغمبر) یه بشارت ھے جو مسلمانوں کو پہنچادو !

* * *

جلسے کي صدارت کیلیے باھر سے ایک بزرگ طلب کیے گے تھے ' مگر عین وقت پر وہ علالت سے مجبور ھو گئے - اسلیے باتفاق راے انریبل مسٹر غلام حسین عارف کا انتخاب ھوا اور نئي وزارت کے خیر مقدم ' مسلمانوں کو اس فیصله کن وقت میں اتحاد اسلامي کي دعوت ' مظالم بلقان اور دول سته کي خاموشي پر اظہار نفرین و تاسف ' اور تحریک عمومي جہاد مالی کے بالترتیب رزولیوشن پیش کیے گے - تمام جلسے میں جوش و خروش اور اضطراب و التہاب کا جو عالم تھا ' اسکا بیان حیطۂ تقریر سے باھر ھے - درمیان میں چندہ کي وصولي اور نئے نئے آنے والے گروھوں کے سیلاب سے (جسکی لہریں منتقل ھوتي ھوئیں وسط مجلس تـک پہنچ جاتي تھیں) شـور و ھنگامه برپا ھوگیا تھا ' اور آپ سمجھه سکتے ھیں که جس جگه بلا شائبۂ مبالغه ڈیڑھه لاکھه آدمیوں کا مجمع ھو ' اسکا ادنے سا بھي ھنگامه کیسا شدید اور سخت ھوگا ؟ لیکن الحمد لله که تمام دلوں کا قبلۂ اضطراب ایک ھي تھا ' اسلئے جب اسکي صدا اٹھتي تھي تو سب متوجه ھو جاتے تھے - تقریر کے شروع ھوتے ھي ایک ایسا سناٹا اور خاموشي طاري ھوگئي ' گویا زبانیں سب سے چھن گئي تھیں ' اور صرف کان ھي باقي رھگئے تھے -

جوش کا کچھه اندازہ آپ اس سے کر سکتے ھیں که جلسے میں چندے کي وصولی کا ابتدا سے انتظام تھا ' اور تقریر کے شروع ھونے سے پہلے ھي تقریباً ایک سو والنٹیروں کي جماعت بار بار تمام جلسے میں دورہ کرچکي تھي ' مگر با ایں ھمه اثناے تقریر میں جب اس عاجز کي زبان سے یه جمله نکلا که :

" اب صرف دو ھي کام ھیں ' جنکي طرف تم کو بلاتا ھوں : جیب میں مال ھے ' آسے پھینکدو ' اور جسم میں جان ھے آسے ھتیلیوں پر طیار رکھو تاکه جب کبھي کلمۂ الھي کو تمھاري ضرورت ھو ' تم اسکي پہلی صداے دعوت پر اپني تڑپتی ھوئي لاشوں کا اضطراب ' اور اپني گردنوں کے خوں کا فوارہ پیش کش کر سکو ! ! "

تو جاں نثاران ملت نے اپنی جیبوں کو الٹ دیا ' اور نوٹوں اور روپیوں کے ساتھه صدائیں اٹھیں ' که جیب کي اخري متاع بھي حاضر ھے !

کلکته میں ایک سال سے چندے کی وصولي ھو رھي ھے ' عام لوگوں میں (اور وھي اسلام کے سچے فرزند ھیں) شاید ھي کوئي شخص ھوگا جس نے دس پندرہ مرتبه چندہ نه دیا ھو - پچھلے دنوں اس فقیر کي تقریروں کي مجلسیں ھفتے میں چار چار مرتبه منعقد ھوئیں اور ھزاروں مخلصین و محبین ھیں ' جو ھر مجلس میں شریک ھوتے تھے اور ھر مرتبه چندہ دیتے تھے - اسي طرح شھر کے ھر حصے میں چندے کا سلسله جاري رھا ' با ایں ھمه اس جلسے میں پیسوں ' اکنیوں ' اور دونیوں سے تقریباً ۳۰ - ھزار روپیے کي رقم فراھم ھوگئي -

والنٹیروں کا گروہ جلسے کے بعد راستوں سے گذرا تو مکانوں کي کھڑکیوں سے عورتوں نے اپنے زیور پھینکنا شروع کردیے - خود جلسے میں نہایت کثرت سے لوگوں نے اپني گھڑیاں ' انگوٹھیاں ' اور کپڑے اتار کر دیدیے - یہاں تـک که گاڑي اور گھوڑا تـک ایک شخص نے پیش کردیا -

تشکـــر و تبریـــک

ھم اُن جوانان غیور ' اور خدمت گذاران مخلصین کو ان نتائج عظیمه کیلیے خلوص دل سے مبارک باد دیتے ھیں ' جنھوں نے ایک ھفتے تک اپني پوري زندگي اس خدمت کیلیے وقف کردي اور اسدرجه عظیم الشان مجلس کے منعقد ھونے کا اصلي باعث ثابت ھوے ' علی الخصوص پر جوش ممبران انجمن (معین الاسلام) جو ایک ھفتے کیلیے اپنے ارام و راحت کو بالکل بھول گئے تھے - (کولھو ٹوله) کے حضرات بھی مستحق شکریه ھیں ' علی الخصوص (حاجی محمد اسمعیل صاحب) پٹنوي ' شریک فرم حاجی اله بخش صاحب ' جنکا جوش و خلوص اپنے اندر ایک قابل تقلید مثال رکھتا ھے - اس جلسے کے انتظام و مشورہ کیلیے جو ابتدائي مجلس ھوئي تھي ' اس میں اس عاجز نے جب دوکانوں کے بند کیے جانے پر توجه دلائی ' تو پہلی آواز حاجي صاحب ھی نے بلند کی تھي ' فجزاھم الله عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء و وفقنا الله سبحانه و اياھم كما يحبه و يرضاه -

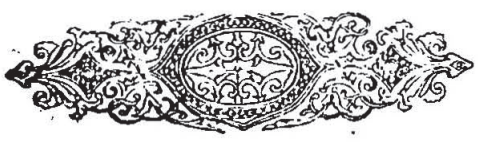

جنگ بعد از صلح

— * —

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا' فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون

— * —

(محمود شوکت پاشا) نے کہا تھا :

" عالم اسلامي کي ملامت اور جنگ ' ان دو چیزوں میں سے اگر کسي ایک کے اختیار کرلینے پر هم مجبور کیے گئے تو هم کو تلوار کهینچني پڑیگي "

بالاخر یه قبلهٔ امال اور کعبهٔ امید چهل کرور نفوس اسلامیه ' تلوار کهینچنے پر مجبور کیا گیا ' اور اس نے کهینچ لی -

وزارت خارجه پر پرنس سعید حلیم پاشا کا تقرر هوگیا - جمعه کے دن باب عالي کے طرف سے یادداشت کا جواب پیش کیا گیا ' جسکا لب و لهجه پوري دانشمندي اور مصلحت وقت کے مطابق رکها گیا تها مگر ایڈریانوپل اور جزایر کي حوالگي سے قطعي انکار تها -

ترکي کے جواب کے متعلق تار برقیوں میں عجیب اختلاج بیان رها - ۳۰ کي صبح کو جو پہلي تار برقي آئی هے اسمیں ظاهر کیا گیا تها که " باب عالي اسکے لیے طیار هے که ایڈریا نوپل کے جنگي استحکامات مسمار کردیے " یه دراصل انگلستان کي تجویز تهي جو صلح کانفرنس کے اخري ایلم میں مشهور هولي تهي - نیز اس تار میں ترکي کے طرف سے یه بهي ظاهر کیا گیا تها که وہ ایڈریا نوپل کے اس حصے کو دول کي رائے پر چهوڑ دیتي هے ' جو دریاے مارتزا کے دهني جانب هے ' اور جهاں اسلامي معابد و مقابر نہیں هیں -

لیکن پهر دو بجے ایک دوسرا ٹیلیگرام آیا ' جسکا پهلا جمله یه تها :

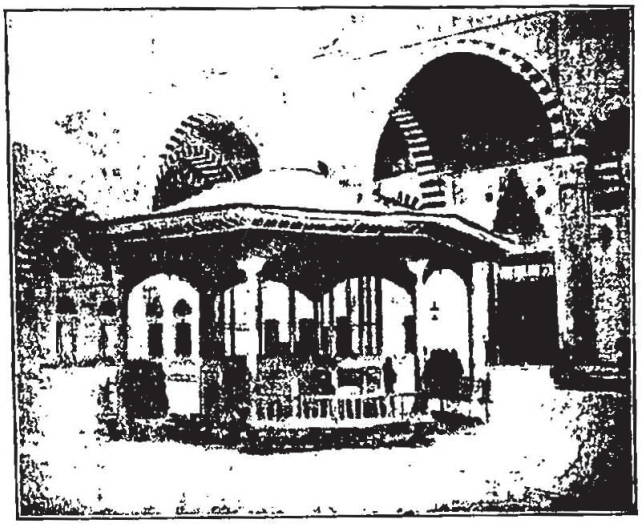

" ترکي کے نوٹ میں ایڈریانوپل کے قلعوں کے مسمار کرنے کا کوئي ذکر نه تها بلکه ایڈریانوپل کے اس حصے کي نسبت ' جهاں مزارات مقدسه واقع هیں ' ترکي حکومت میں رکهنے پر اصرار کیا گیا هے " !

هم یقین کے ساتهه کهتے هیں که جس طرح قلعوں کے مسمار کرنے کا نوٹ میں ذکر نہیں تها اسي طرح ایڈریانوپل کے ایک حصے سے دست بردار هو جانے کا بهي اسمیں ذکر نهوگا ' جسکو پہلے تار میں پڑهکر بهت سی جلد باز طبیعتیں نئي وزارت کي طرف سے مایوس هوگئي تهیں -

دوسرے تار کی عبارت اس خیال کی پوري تصدیق کرتي هے - ایڈریانوپل کا وہ حصه جو دریا کے بائیں جانب هے ' شهر کي اصلي آبادي هے ' اور تمام مقابر و مساجد اسي میں واقع هیں - نوٹ میں اس حصے کي اسلامي و تاریخي اهمیت پر زور دیا گیا هوگا که ایسے مقام سے ترکي کیونکر دست بردار هوجاے ؟ لیکن کسي ایک حصے کي اهمیت پر زور دینے سے یه لازم نہیں آتا که اسکے دوسرے حصے سے دست بردار هوگئے -

بهر حال بلقاني اتحاد نے صلح کي منظوري سے انکار کردیا - نئی وزارت کی استقامت اور هیبت کا پهلا اثر جو پیدا کیا ' وہ یکایک دول کے رویے کی ایک نئي کروٹ تهي - نه تو دول ترکي پر زور ڈال رهے تهے که شرائط منظور کرلے ' اور یا اب بیان کیا جاتا هے که " ترکي کا نوٹ معتدل هے اور دول نے بلقاني ریاستوں پر صلح کي منظوري کیلیے اپنا پورا زور صرف کیا - انگلستان کے اخبارات عام طور پر بلقاني اتحاد کو آمادهٔ صلح کر رهے هیں "

ترکي نے اخر تک جنگ میں پیش قدمي سے پرهیز کیا - بلقانی اتحاد نے ۳ - فروري کي شام سے اعلان جنگ کردیا تها ' چنانچه شام کے سات بجے ایڈریا نوپل پر گوله باري شروع کردي گئي -

بلقانیوں نے اعلان کردیا هے که نامه نگاروں کو میدان جنگ میں شرکت کي بالکل اجازت نهوگي ' اور باوجود صوفیا اور بلغراد کي اکاذیب ' اور لفٹنٹ (ویگنر) کي شریفانه خدمات کے خریدنے کے جو تلخ تجربه ریاستوں کو افشاے حالات کا هوچکا هے ' وہ اسي کا مقتضي تها -

اسوقت جنگ کے متعلق جو خبریں آئي هیں انمیں (صوفیا) کي خبر سخت گوله باري اور ایڈیریا نوپل کے ایک حصے میں آتشزدگي کا دعوا کرتي هے ' مگر قسطنطنیه کي سرکاري خبر میں اسکا کوئي ذکر نہیں ' بلکه ظاهر کیا گیا هے که دشمن پسپا هوکر فرار پر مجبور هو گیا -

جامع سلیم (ایـڈیریا نوپل) کا صحن

" ناصیهٔ جمال امید "

— * —

هم نے نمبر (۳) کے ساتهه غازي (انور بے) کي جو آخري تصویر به تقریب ورود قسطنطنیه شائع کي تهي ' اسکے اوپر " ناصیهٔ جمال امید " لکها تها - اس وقت تو یه توقع تهي لیکن اب واقعه هے -

یه سچ هے که موجوده حالت میں جنگ کو صلح پر ترجیح دینا مصلحت اندیشیوں کي سب سے بڑي قرباني تهي ' جو (اتحاد و ترقي) نے کي - مشکلات بے شمار اور موانع چند در چند درپیش ' تاهم مایوسیوں کي خواه کتني هی ظلمت هو ' (انور بے) کا ناصیهٔ جمال همارے لئے شمع امید هے - شوکت پاشا کی گورنمنٹ ' اور انور بے کي موجودگي یقین دلاتي هے که اب جنگ کي حالت اسکے ماضي سے بالکل مختلف هوگي ' اور عنقریب واقعات کا چهره بدل جاے گا -

اب (انور بے) کس حالت میں هیں ؟ اسکي نسبت گو کوئي اطلاع نہیں آئي لیکن یقیناً وہ شتلجه پہنچ گئے هونگے اور هم خاص طور پر تحقیق حال کیلیے تار بهیج چکے هیں -

ایک نهایت تشویش انگیز مگر اتني هي ناقابل وثوق خبر یه بهي که مرحوم ناظم پاشاه کے قتل کا انتقام لینے کیلیے ایک فوج قسطنطنیه کي طرف بڑه رهي هے - مگر معلوم هوتا هے که یا تو یه کسي بے اصل افواه کا نتیجه هے ' یا سیاسي اغراض سے شائع کي گئي هے - یقین نہیں که اسکي کوئي اصلیت هو - ناظم پاشا کا واقعه محض اتفاقي تها ' اور اگر وہ انقلاب عزت اسلامي کي حفاظت میں کچهه بهی کامیاب هوا ' تو ایک ناظم پاشا کي جگه اگر هزار ناظم بهي قتل هو جائیں تو بهي ایک لمحه کیلیے همیں کوئي تاسف نہیں -

الہلال

۲۷ صفر ۱۳۳۱ ہجری

—○:*:○—

حـــديث الغـــاشـــيـــه [1]

يـــد الله علـــى الجماعـــه

— * —

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا و اليه النشور !

— * —

يه پرچه ناظرين کے هاتهوں ميں اس وقت پہنچے گا ' جبکه لکهنو کي صحبتوں کو ڈيڑه هفته گذرچکا هوگا ' تا هم يقين هے که لنڈن کي " صلح کانفرنس " کے بعد اگر کوئي تذکرہ انکي صحبت ميں هوگا تو وہ لکهنو کي گذشته کانفرنسوں کي " معرکه ارائياں " هونگي -

اخلاقي عقائد کي بہت سي گمراهياں هيں جنکے الفاظ لوگوں کي زبانوں پر چڑهگئے هيں ' اور هرموقعه پر انکا استعمال نہايت کثرت کے ساتهه کيا جاتا هے - من جمله انکے ايک يه خيال بهي هے که صلح جنگ سے ' اور امن شورش سے ' بهر حال بہتر هے -

ليکن غور کيجيے تو اس خيال ميں جسقدر سچ هے ' شايد اس سے کسي قدر زيادہ مقدار ميں جهوٹ بهي هے - يه سچ هے که شورش سے سکون بہتر هے ' مگر کس شورش سے ؟ سمندروں کے تلاطم ' اور هواؤں کي خوفناک موجوں کي شورش سے - نه که اس زندگي کي شورش سے ' جسکے جاتے هي موت کے سکون کا پيام آجاتا هے !

صلح بهي اچهي چيز هے ' مگر شايد وہ صلح اس سے مستثنى کردي جاے ' جس کے مشير (سر ايڈورڈ گرے) هوں -

لکهنو کے اِن جلسوں ميں بهي امن کم اور شورش زيادہ تهي ' صلح کا خيال محدود تها ' اور جنگ کي طلب وسيع - امن و سکون اسٹيج کے کنارے تک بهي خالص نه تها ' مگر جنگ کے ولولے سے هال کي پوري فضا گونج گونج اٹهتي تهي -

پس اسميں تو شک نہيں که يه شورش بهي ور امن شورش سے بہتر هے - اسميں بهي کوئي دهوکا نہيں که يه ايک جنگ کي سرگرمي تهي ' اور صلح في نفسه جنگ سے اچهي هے - ليکن چونکه اس شورش سے پہلے جو سکون تها ' وہ دريا کا سکون نه تها ' جس سے مسافروں کي زندگي اور کشتيوں کي سلامتي وابسته هے ' بلکه سکون تها اُس خواب غفلت کا ' جو انسان کو زندگي کي حرکت سے محروم کر ديتا هے ' اور اپنے اندر موت کي ايک مثال کامل رکهتا هے : (و هو الذي يتوفاکم بالليل) - بلکه وہ سکون تها ' اُس جمود ممات ' اس نعش بے حرارت ' اور اس جسد بے روح کا ' جسکے ليے موزوں جگهه زمين کے اوپر نہيں ' بلکه اسکے نيچے هے - اسليے اگر بيداري ' هشياري سے ' جنبش ' بے هوشي سے ' اور زندگي ' موت سے بہتر ' تو يقيناً يه شورش بهي امن سے ' يه جنگ بهي صلح سے ' اور يه هنگامه و غوغا بهي خاموشي سے بہتر تها - فالحمد الله الذي احيانا بعد ما اماتنا ' و اليه النشور [پس تمام حمد و تقديس هے اُس قدير و حکيم کيليے ' جس نے هم کو هشياري کي زندگي عطا فرمائي ' حالانکه هم غفلت کي موت ميں ساکن و ساکت پڑے تهے -]

* * *

ليکن اس عجائب سراے بوقلموں ميں ايک هي وقت کے اندر سب کو خوشي نہيں هو سکتي - هميشه شادي و غم ميں باهم تصادم رها هے ' اور ايک کي خوشي دوسرے کيليے ماتم رهي هے - اور غور کيجيے تو ايسا هونا قدرتي هے -

دنيا ميں رنج و خوشی اور شادي و غم کي حقيقت يه هے که پہلے ميں " حاصل " کي مسرت هوتي هے ' اور دوسرے ميں " رفته " کا افسوس - غم کي تمام مثالوں کو ايک ايک کرکے ذهن ميں لائيے ' هر مثال ميں آپ ديکهيں گے که کوئي نه کوئي شے اپسے جاتي رهي هے ' اور جانے هي کا نام غم هے - مفلس اداس رهتا هے ' اسليے که دولت چلي گئي - بيمار غمگين هوتا هے ' اسليے که صحت جاتي رهي - مايوسي ميں سب سے زيادہ غم هوتا هے ' کيونکه ايک چيز " اميد " تهي ' جو اُس سے چهن گئي - اسي طرح خوشي کے تمام مواقع ياد کيجيے - آپ ايک پُر تکلف محل يا کسي قيمتي موٹر پر بيٹهکر خوش هيں ' اسليے که دولت هاتهه آگئي - بيمار کيليے غسل صحت کا دن کم از يوم عيد نہيں ' کيونکه اُسے صحت ملگئي - پس شادي و غم کي تعبير اگر زيادہ واضح لفظوں ميں کي جاے تو يهي هوگي که حاصل هونے کا نام خوشي هے ' اور کهودينے کا نام غم - پهر اگر يه سچ هے که خوشي ' کسي شے کے حاصل هونے کا نام هے ' تو آپ کو جب کبهي کوئي چيز ملے گي ' ضرور هے که وہ کسي کے هاتهه سے نکلي هو - عالم کائنات ميں کوئي چيز بهي بيکار پڑي هوئي نہيں هے که آپ اٹها ليں گے ' هر چيز کسي نه کسي جگهه جڑي هوئي هے ' آپ کو اٹها لينے سے نہيں ملے گي بلکه توڑنا پڑے گا - اور توڑئيے گا تو آپکا دامن بهرے گا مگر کسي کي استين ضرور خالي هوگي - آپ پهولوں کي سيج پر لوٹ کر خوش هوتے هيں ' مگر يه بهول جاتے هيں که کوئي نه کوئي باغ اجڑا هے ' جب کہيں جاکر آپکا بستر آباد هوا هے -

(عرفي شيرازي) جو بجاے شاعر هونے کے ايک اسرار شناس حکيم تها ' اس نکتے کو کهه گيا هے :

زمانـه گلشن عيشی کـرا به يغما داد ؟
که گل بـدامن ما دسته دسته مي آيـد

(ميـرزا غـالب) نے ايک دوسري بات کهي هے ' مگـر آپ اسي نظر سے ديکهيں :

هر جادہ که از نقش پئے تست به گلشن
چـاکيست بجيب هـوس انداختۀ ما

پس دنيا ميں آپکا هر نفع کسي دوسرے کا نقصان هے ' اور آپ اپنے نفع سے خوش هيں تو دوسرا اپنے نقصان پر متاسف -

لکهنو کے جلسوں ميں جو کچهه هوا ' وہ در اصل ايک ابتدائي معرکۀ جنگ تها ' جس نے مسلمانوں ميں سب سے پہلے ايک نئے حريف مقابل کو دنيا سے روشناس کيا - قوم خوش هے که اُس نے طاقت حاصل کي ' ليکن جن سے چهين کر حاصل کي ' ضرور هے که وہ غمگين هوں - آپ کو اگر اپنے بننے کي خوشي هے تو کسي کو اپنے بگڑنے کا ماتم هے - پهر اسکا کوئي علاج نہيں که ايسا هونا قدرتي هے - قوم کي قسمت ابتک ايک جائداد منقوله تهي ' جن پر چند اشخاص کا قبضه تها : لا تسئل عما يفعل - يه پہلا موقعه هے که ايک نيا دعويدار پيدا هوا اور طاقت دکهلا کر اپنا حق لينا چاها - آپ کسي کے قبضے سے اسکي مقبوضه رياست چهيننا چاهيں گے تو وہ ضرور روئے گا - ضابط و خود دار هوگا تو کسي گوشۀ مکان ميں رومال سے آنکهيں چهپاکر روئے گا ' بے ضبط اور بے قابو آدمي سڑکوں پر چيخ چيخ کر ماتم کرينگے - کوئي وجهه نہيں که آپ اسپر معترض هوں :

---

[1] (۱) اس هفتے مين ايڈيٹر ربل حصے کے لاوئے اور کمپور هونے کے آخري دنوں ميں [يعني اتوار پير اور منگل کو] مولانا سخت عليل هوگئے هيں - اميد نہيں که وہ ليڈنگ ارٹيکل لکهه سکيں - يه ارٹکل جنوري کے پہلے هفتے کے الهلال کيليے لکها گيا تها ' ليکن شذون عثمانيه اور " فاتحۀ جلد جديد " نے اسقدر جگه لے لي که اينده اشاعت کيلے رکهديا گيا ' اسکے بعد بهي هر نمبر ميں مقدم مضامين جگه ليتے رهے اور اسکي اشاعت کي نوبت نه آئي ' چونکه اس هفتے يه صفحات خالي هيں ' احتياطا کمپوز کراليا جاتا هے اگر پرسوں تک ليڈنگ ارٹکل ملگيا ' تو اسے نکالديا جاے گا ورنه شائع هو جاے گا -

(عبـد الواجـد)

دل از من ' دیده از من ' آستین از من ' کنار از من !

* * *

لیکن یہ جو کچھہ ہوا ' اسپر محض ایک سرسری نظر ڈالکر نہیں گذر جانا چاہیے - آجکل ہماری نظریں (بحر مار مورا) اور (در دانیال) کے جنگی طوفانوں کی طرف لگی ہوئی ہیں ' اور جی نہیں چاہتا کہ اور کسی طرف دیکھیں ' تاہم ہم ناظرین سے کہینگے کہ وہ ان چند ہلکی لہروں سے بھی اغماض نہ کریں جو ۲۶ دسمبر کو (کومتی) کی ساکن و خاموش سطح میں اٹھی تھیں - عجب نہیں کہ کسی وقت یہی کومتی کی لہریں قازم کے طوفانوں کا کام دیں -

فی الحقیقت ان جلسوں میں صاحبان عقل و فکر کیلیے بہت سی عبرتیں تھیں ' جنکو ایک ایک کرکے یاد کرنا چاہیے کیونکہ وہ مسلمانان ہند کے اس تغیر افکار و اعمال کی پہلی منزل تھیں ' جنسے اس تغیر کا مستقبل وابستہ ہے ' اور جسکی طرف ہم نے پچھلے دنوں " صبح امید " کے عنوان سے دو افتتاحیہ مضمون لکھکر توجہ دلائی تھی اور ہم چاہتے ہیں کہ اسے تفصیل سے لکھیں -

ترکی کے شکست کے اسباب

— * —

عثمانی نظامی پاشا ممبر صلح کانفرنس کا بیان

— * —

(اخبار پایونیر کے ایک سابق نامہ نگار کی تحریر)

عثمان پاشا اوسط عمر کے آدمی ہیں - انکا سن ۴۵ سے زیادہ نہیں - انہوں نے ملٹری کالج سے نکلکر قسطنطنیہ کے اسٹاف کالج میں شرکت کی اور اس طرح بحیثیت لفٹننٹ کرنل اور سلطان کے ایڈی کانگ کے فوج میں داخل ہوے - وہ مشرقی اور مغربی ' دونوں زبانیں یکساں فصاحت سے بولتے ہیں اور زبان انگریزی میں انکو ید طولیٰ ملکہ ہے ' جسقدر ترکی میں - ترکی وکلاے کانفرنس میں صرف وہی انگریزی زبان سمجھتے ہیں - میں نے انکو کارلٹن ہوٹل میں خفیہ خطوط پڑھتے ہوے مشغول پایا ' لیکن مجھے پہچانکر انہوں نے فوراً اپنے کام سے ہاتھہ اٹھالیا اور جو کچھہ خبریں وہ دیسکتے تھے

میجر سید حسن بلگرامی

معتمد ایجوکیشنل کانفرنس کے گذشتہ اجلاس کے صدر ' جنکی غیر متوقع ارادی و صداقت کی بدولت ' علی گڈہ کانفرنس کے اسٹیج پر پہلی مرتبہ ایک زندہ آواز بلند ہوئی - فجزاہم اللہ عن المسلمین خیر الجزاء

بتلانے پر خوشي سے آمادہ ہوگئے - قدرةً میرا پہلا سوال یہ ہوا کہ ترکي فوج اسطرح میدان میں کمزور کیوں ثابت ہوئي ؟ اسکے جواب میں انہوں نے حسب ذیل تقریر کي :—

" افسوس ! آپ ضرور ایسا دریافت کرینگے اور میں اسکے وجوہ جہاں تک جانتا ہوں عرض کرونگا ' کیونکہ آپکو معلوم ہے کہ میں ان لڑائیونمیں موجود نہ تھا اور میرا چتلجہ پر جانا اُس وقت ہوا جبکہ جنگ ملتوي ہوچکي تھي - مگر میں نے اکثر فوجي جنرلوں سے بہت دیر تک گفتگو کي ' خصوصا (محمود مختار پاشا) سے ' جو آپکي بڑي تعریفیں کر رہے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ آپ اس جنگ میں انکے ساتھہ نہ تھے -

بہر کیف آپ کو ضرور واقفیت ہوگي کہ ہم جنگ کے لیے مطلق طیار نہ تھے اور یہ لڑائي ہم پر نہایت بزدلانہ ترکیب سے ڈالدي گئي - گذشتہ سال ہم لوگ اپني افواج کے ساتھہ اپنے پشت پر اٹلي سے جنگ کر رہے تھے - اپني بحري طاقت کي خرابي سے ہم طرابلس میں کوئي کمک روانہ نہ کرسکے' تاہم کسي طور پر ہم نے ترکي سپاہیونکي ایک بڑي تعداد اور کئي ہزار بہترین جوان افسرونکو روانہ کردیا تھا ' تا کہ عربوں کو مردانہ حفاظت وطن کي جنگ کي میں تربیت وتنظیم کي مدد دیں - اسکے بعد یہ خبر معلوم ہوئي کہ سرویا اور بلغاریہ اپنے اسلحۂ جنگ درست کر رہے ہیں اور اس خبر کے موصول ہوتے ہي یہ فریب آمیز جنگ شروع بھي ہوگئي - انہوں نے ہم پر یہ تہمت لگا کر ' اسکے انتقام کي صدا بلند کي کہ ہماري فوج نے انکے مواضع پر حملے کئے ہیں - مانٹي نیگرو نے بھي فوراً انکي تقلید کي - ہم اپني آیندہ دقتونکو سمجھہ گئے اور اپني افواج کو نقل و حرکت کا حکم دینا چاہا ' مگر سر (جریلڈ لوتھر) سفیر انگلستان متعینہ قسطنطنیہ اور دیگر سفرا نے یہ استدعا کي کہ ہم لوگ کوئي حرکت ایسي نہ کریں جو اشتعال دینے والی تصور کي جاے ' کیونکہ انہوں نے ہمکو صاف لفظونمیں سمجھایا کہ دول یورپ اسپر مستعد ہیں کہ جنگ ہرگز نہ ہونے دیں' اور اسوقت تک ترکوں کو کسي مخالفانہ حملہ کا اندیشہ کرنیکي ضرورت نہیں جب تک خود انکي طرف سے کوئي جنگي طیاري اور پیش قدمي نہوگي - بہت خوب ' ہملوگوں نے فوراً اپني فوجوں کو ٹھہر جانیکا حکم دیدیا ' اور کوئي انتظام شروع نہ کرسکے - مگر بلقان لیگ کا مخالفانہ انداز روز بروز بڑھتا گیا - یہانتک کہ خود دول یورپ نے عام طور پر اعلان کردیا کہ اگر جنگ چھڑگئي تو دونوں فریق میں سے کسي کو اجازت نہ ہوگي کہ اس جنگ سے کوئي ملکي یا مالي نفع اٹھالے - اس دھمکي کو یورپ کي پارلیمنٹوں نے یوں مفید ٹھہرایا تھا کہ جب کسي فریق کو جنگ سے فائدہ کي امید نہ ہوگي ' پھر یقیني بلقان لیگ کا ابلتا ہوا خون ٹھنڈا پڑ جائیگا ' لیکن دول یورپ شاید بھول گئے تھے کہ وہاں کي چھوٹي چھوٹي ریاستیں اپنے خاص ارادے بھی رکھتي ہیں - پس ساري دنیا کو حیرت ہوئی ' جب ان سب قصونکے بعد ایک ایسا اعلان ہمیں دیا گیا ' جسکے الفاظ نے مجبور کیا کہ اسے اعلان جنگ تصور کریں -

فوجي بے سروساماني

ہم جنگ کے لیے بالکل آمادہ نہ تھے - افسروں میں سے کئي ہزار جوان طرابلس میں رکے پڑے تھے ' جیسا کہ میں ابھی آپ سے کہہ چکا ہوں - اسکے علاوہ ہم نے دو بڑي بڑي با قاعدہ اور ردیف فوجیں شام کے ساحل پر اس غرض سے جمع کردي تھیں ' تا کہ اٹلي کي فوج وہاں اتر نہ سکے ' اس لیے ہماري یورپین فوج میں افسرونکي سخت کمي محسوس ہوئي - بعضوں میں سات اور بعضوں میں صرف دو کمپني افسر تھے ' یورپین افواج کے کل ردیف ساحل شام پر مجمع تھے -

" جب ایسي حالت میں جنگ شروع ہوگئي تو ہم کو مجبوراً غیر مستعد اور نا قابل لوگوں سے کام لینا پڑا ' اور مناستر اور ایڈریا نوپل کي قیامي فوجیں ' جنگي فوج بناکر میدان میں بھیج دیني پڑیں - اس فوج میں ایسے سپاہي بے سرو سامانی سے بھرتي ہوے تھے ' جنہوں نے بندوق کبھي چلائي بھي نہ ہوگي اور جنکي تعلیم صرف دو یا تین کمپني افسرونکو اپنے ہاتھوں میں لیني پڑي تھي - اس موقع پر ہمارے جنگي جہازونکي کمي نے ہمیں نقصان پہنچایا ' کیونکہ ہمارے پاس شام کے ساحل پر ڈیڑہ لاکھہ باقاعدہ سپاہي موجود تھے جنھیں ہم اسوقت یورپ نہیں پہنچاسکے اور جنکو قونیا ریلوے تک آنے میں کئي سو میل کي مسافت طے کرني پڑي - یہ فوجیں چتالجہ اسوقت پہونچیں ' جب التواے جنگ کا اعلان ہوچکا تھا -

گھوڑونکي کمي

ہمارے سوار اور برق اندازونمیں گھوڑونکي بھي سخت کمي تھي - ہم نے حماقت سے یورپین خیال کے مطابق اپنے بندوق کے رسالہ کو صلح کي وقتي حالتمیں قایم رکھا تھا - جب جنگ شروع ہوگئي تو ہماري یورپین افواج میں ۶۸ - ہزار گھوڑونکي ضرورت پائي گئي - انکي جگہ نئے اور وحشي گھوڑونسے پر کرني پڑي -

سڑکوں کي خرابي

دوسري بڑي دقت سڑکونکي خرابي سے پیش آئی - انکي خرابي کي یہ حالت ہے کہ پاے تخت کے متصل جو سڑکیں ہیں وہ بھي تھوڑي سي بارش کے بعد بالکل دلدل ہوجاتي ہیں -

سامان جنگ

فوجونکي تعداد کاغذ پر تو ضرور تھي اور جب نقل و حرکت کا حکم صادر ہوا تو تمام سپاہي حاضر بھي ہوگئے جیسا کہ ہر سچے ترک سپاہي کا دستور ہے ' مگر بار برداري کا سامان کہاں تھا ؟ گھوڑے اور دیگر ضروري جانور خریدنیکو روپیہ کہاں سے آتا ؟ سپاہي جب روانہ ہوے ہیں تو انکا عجیب حال تھا - نہ تو انکے اسلحہ درست تھے ' اور نہ گولہ بارود اور دیگر لوازم جنگ کا کوئي سامان تھا - نہ قطع مسافت کیلیے ریل تھي ' اور نہ لڑانے والے افسر موجود تھے - ان بیچاروں نے باسفورس عبور کیا اور میدان جنگ کي پہلي صفونمیں قرباني کي بھیڑوں کي طرح ہانک دیے گئے - انمیں کوئي بھي یہ نہیں جانتا تھا کہ انکا سردار کون ہے ؟ فوج کے کس حصہ سے اسکا تعلق ہے ؟ اور کس دستہ کا وہ شریک ہے ؟ با ایں ہمہ بدنظمی ہمارے سپاہي میدان جنگ میں جان فروشي سے باز نہیں آے اور بے دریغ اپنے تئیں کٹواتے رہے - یہ بلغاري ' سروین ' یا یوناني نہ تھے ' جنہوں نے انکو شکست دي ' بلکہ جنگ کي بے ترتیبي اور بھوکے سپاہیونکي گرسنگي تھی ' جو ترکونکے بربادي کا باعث ہوئی - کرک قلعسي ' لولي برغاس ' اور چتلجا کي لڑائیونکو مثالا سامنے رکھیے ' (محمود مختار پاشا) کي فوج میں سواري کا کوئي سامان نہ تھا - ان بلغاریوں پر جنکا ٹڈي دل ایڈریا نوپل کي راہیں مسدود کرنا چاہتا تھا ' مختار پاشا کو مجبوراً حملہ کرنا پڑا - اس حملہ میں جو سپاہي شریک تھے جنکو تین شبانہ روز سے کوئي غذا نہیں ملي تھي - سب کے سب بالکل کمزور ہو رہے تھے اور انکے پاس سامان جنگ بھي نہ تھا سڑکیں اتني خراب تھیں کہ گھوڑے کیچڑ میں پھنس پھنس جاتے تھے اور بندوقیں زمین میں گڑ جاتی تھیں - دو دو ٹکڑے کرکے بھي انکا آگے بڑھانا ناممکن معلوم ہوتا تھا - اور پیدل سپاہي تو گرسنگي کے باعث اسقدر ضعیف ہوگئے تھے کہ انسے کسي مدد کي امید بیکار تھي - روٹي کي تلاش میں مستعد سپاہي منتشر ہو گئے - عین اسي حالتمیں دشمنونکي فوجیں نمودار ہوئیں اور ترکي سپاہیوں میں

کھل بلي مچ گئي - (محمود مختار) نے فوجونکو مرتب کرنا چاها اور اسکي کوشش میں اپنے لوگونکو گولي سے مار بھي ڈالا مگر بھرک کي شدت نے لوگوں کو هوش و حواس هي میں کب رکھا تھا که وہ حالت کي نزاکت محسوس کرتے ؟ نتیجه یه هوا که مختار پاشا اپني فوج کو اسوقت آراسته کر سکے ' جب اس جنگ لولي برغاس میں اپنے متعدد بهترین سپاهیونکو خود اپنے هاتھه سے شهید کرچکے تھے -

بلغاریا کے دعوے

یه تمام خود ساخته روایتیں که دست بدست لڑائیاں هوئیں اور سنگینیں چلیں اور بلغاریوں نے نهایت دلیرانه حملے کیے ' محض جهوٹ اور افترا هے - میں ترکي اسپتال سے هو آیا هوں اور متعدد افسرونسے جو جنگ کے هر موقعه پر شریک تھے گفتگو بھي کر چکا هوں - متعدد سپاهیوں پر نظر پڑي جنکے جسم بندوق یا توپ سے مجروح تھے ' مگر سنگین یا تلوار کا کوئي زخم دیکھنا تو درکنار ' سننے میں بھي نهیں آیا - میں بلغاریونکي مذمت نهیں کرتا - انکي فوج بهترین طریقه سے آراسته تھي اور انهوں نے حمله کا وقت بھي نهایت مناسب نکالا تھا مگر بلغاري لفٹننٹ ریگنر کے مصنوعي قصوںکے هیرو نهیں هیں - وہ معمولي إنسان هیں - اگر اب جنگ چھڑ جاے تو هم انسے یکساں قوت پر مقابل هونگے اور همیں صوفیا تک دخل کرلینے میں شاید ایک ماه سے زاید عرصه نه لگے گا -

صلح کي شرایط

اب ذرا صلح کانفرنس اور اسکے شرایط کو ملاحظه فرمائیے - بلقان لیگ نے جو شرطیں پیش کي هیں ' وہ بالکل لغو اور بے معني هیں اور هرگز قبول نه هونگي - ایڈریانوپل یورپین ترکي کا قدیمي پاے تخت هے اور وهاں همارے گذشته سلاطین مدفون هیں - هم تو ابھي پیرزند دیچکے هیں ' جهاں مراد اول جنگ (قصوه) کے بعد سنه ۱۳۸۹ میں دفن هوے تھے - لیکن ایڈریانوپل هم کبھي علحده نهیں کرسکتے - یه صوبه قسطنطنیه کي کنجي هے - اسپر بلغاري قبضه ترکي سلطنت کے حق میں همیشه مخدوش هوگا - اسکا همارے هاتھومیں رهنا باغاریه کے لیے خطرناک نه تھا اور نه اب هے - علاوه ازیں یه مقام ابتک باغاریا کیلیے ناممکن التسخیر رها ' پھر اسکا حق کس انصاف اور حق پر مبني هے ؟ ترکونمیں ایک پراني مثل هے که جو " شے تلوار سے حاصل هوتي هے اسکو تلوار هي چھین سکتي هے " اگر ایڈریانوپل پر لڑائی میں قبضه هوگیا هوتا تو وہ دوسري صورت هوتي اور اسوقت همارگ شاید اسکے دیدینے پر جبراً راضي بھي کرلیے جاتے - مگر موجوده حالت میں تو ایسا هونا ممکن نهیں - هم دول یورپ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کو آماده هیں که وہ اپني خواهش کے مطابق البانیا کو زیر نگراني سلطاني کسي ترکي خاندان کي حکومت کے ماتحت خود مختار کرادے ' هم اسپر بھي آماده هیں که چار ناچار مقدونیا سے اپنا قبضه اٹھالیں مگر تھریس همارا تھا - همارا هے اور همارا هي رهیگا - جزیرے بھي کبھي جدا نهیں هوسکتے - یه سچ هے که جنگي جهازوں کي کمي کے باعث یونانیوں نے چند جزیروں پر قبضه کرلیا هے مگر آپکو بھولنا نهیں چاهیے که همارا کوئي قلعه وهاں نهیں تھا - ان جزیروںمیں زیاده تر یوناني آباد هیں اور هم نے اپنے دستور کے موافق انکو کامل آزادي دیدي تھي - ان باشندوں کي یه آزادي پھر واپس هوجایگي مگر همساري ایشیائي حکومت کے لئے یه بات سخت نقصان ده هوگي که هم اپنے خاص دروازه کے جزیرے اس قوم کے هاتھوں میں دیدیں ' جو بیز نطاني وراثت پر حق کا اب تک دعوي کرتا هے - هم نے فیصله کرلیا هے اور همارا قصد مصمم هو چکا هے که تھریس یا ایڈریانوپل کو کبھي جدا نهیں هونے دینگے - اگر جنگ پھر شروع کي جاے گي تو هم بھي اسکے لئے طیار هیں - همارے ساري کمزوریاں دور هوچکي هیں - همارے پاس اسوقت ۷۵۰۰۰ سپاهي نبرد آزما گیلي پولي میں اور دو لاکھه چتلجه میں موجود هیں ' اور وہ ۸۰ - هزار ترک اسکے علاوه هیں جو قونیه اور سقوطاري کے درمیان باسفورس سے متصل مقیم هیں اور هر روز نهایت بے چیني سے اجراے جنگ کا انتظار کر رهے هیں - یه جتني تاخیر هو رهي هے ' هماري فوج کو مضبوط بنا رهي هے اور اگر وہ همارے شرائط نامنظور کرینگے تو هم لڑنیکو مستعد هیں - باقي رها نتیجه جنگ ' تو اسکا همیں کوئي خوف نهیں " -

(الهلال) ان اقتباسات کو پڑھو اور غور کرو ! بلقان میں اصلحه فراهم کیے جاتے هیں مگر کوئي نهیں روکتا - اسکے بعد ڈپلومیٹک جنگ کا آغاز هوتا هے ' اس پر ترکی کو تنبه هوتا هے اور وہ بھي بغرض حفظ ما تقدم جنگي تیاري کرنا چاهتي هے ' مگر مرد سخن (جیسا که ادعاء کیا جاتا هے) انگلستان ' بلقانیوں کا ظل گستر: روس ' اور مثلث کا تیسرا ضلع ' فرانس کے سفراء سفیر ترکي سے ملتے هیں اور علی الخصوص انگلستان کا سفیر طفل تسلي دیتا هے که جب تک وہ خود حمله کي محرک نه هوگي اسوقت تک کسي علانیه جنگ کا اسے خوف نه کرنا چاهیے - اور پھر اسي پر بس نهیں کیا گیا بلکه اسکو مجبور کیا جاتا هے که تدابیر حفظ ما تقدم کو چھوڑ دے - ترکي کي ناعاقبت اندیش وزارت طرابلس کے تلخ تجربه کے باوجود پھر بھي اعتماد دول کا شکار هوتي هے ' اور جنگي تیاري یک قلم موقوف کردیتي هے - خلوت میں منافقین سیاست کي طرف سے ایک طرف اتّلي کو ابھارا جاتا هے که تمام قوانین جنگ و انسانیت کو بالاے طاق رکھکر بیورت پر حمله کردے ' تاکه ترکي مجبور هوکر اپني فوج کا اصلي حصه قسطنطنیه سے دور بھیجدے - دوسري طرف راست باز انگلستان کا راست باز سفیر جنگي طیاري سے روکتا هے اور یقین دلاتا هے که جنگ هرگز شروع نهوگي - لیکن پھر دفعةً جنگ چھیڑ دي جاتي هے - ترکي اپنے کو دیکھتا هے تو فوج هیں ' نه افسر - سپاهي هیں ' نه سواري - سڑکیں خراب هیں - اور بدقسمتي سے سڑکوں کے سانھه موسم بھي خراب هے - تربیت یافته افسروں کي قلت کي تلافي ناممکن ' قلت سواري کا تدارک ممکن مگر خزانه خالي ' مجبوراً سپاهیوں کي کمي رنگروٹوں سے پوري کي جاتي هے جو بندوقوں کو بھرنا بھي نهیں جانتے - پھر یه فوج ایک ایسي فوج سے معرکه آرا هوتي هے ' جو تیس برس سے تیار کیجا رهي تھي اور یورپ کي بهترین اعانتوں سے فائده اٹھاکر میدان میں نکلي تھي -

ایسي حالت میں ناکامي لازمي تھي اور پیش آئي ' مگر سوال یه هے که اسکا باعث کون هے ؟ ترک ؟ مگر وہ تو ڈپلومیٹک جنگ کے آغاز هي سے حفظ ماتقدم کرنا چاهتے تھے - پھر کون هے ؟ .....

قتلم از عشوه نمائیست که من میدانم
سر این فتنه ز جائیست که من میدانم

مقالات

تراجم احوال

دیباچه

سیرة نبوی

—: * :—

(اثر : شمس العلما مولانا شبلي نعماني)

+:•:+

(۳)

تبصره

سیرة نبوي کے عام ذخیره پر

— * —

فن سیرت کي یه ایک ساده اور مجمل تاریخ تهي - اب اسپر مختلف پهلوؤں سے نظر ڈالني چاهیے :

(۱) تیره سو برس کي وسیع مدت میں ایک کتاب بهي اس فن میں ایسي تصنیف نهیں کي گئي' جس میں صرف صحیح روایتوں کا التزام کیا جاتا - سیرت کي جس قدر کتابیں موجود هیں' ان سب میں محمد بن اسحاق کي سیرت سب سے زیاده مستند هے' تاهم علامه ذهبي جو اُن کے طرف دار هیں' میزان الاعتدال میں لکهتے هیں :

مالہ عندي ذنب' الا ما قد حشا في السیرة من الاشیاء المنکرة المنقطعة والاشعار المکذوبة

میرے نزدیک اُن کا اسکے سوا کوئي گناه نهیں که انهوں نے سیرت میں منکر اور بے سند روایتیں اور جعلي اشعار بهر دیئے هیں-

(۲) محدثین نے تنقید اور تحقیق کی ضرورت کو احادیث احکام کے ساتهه خاص کردیا ' یعني صرف وه حدیثیں تنقید کي محتاج هیں' جن سے شرعي احکام ثابت هوتے هیں - جو روایتیں فضائل وغیره سے متعلق هیں' اُن میں احتیاط کي حاجت نهیں - حافظ زین الدین عراقي بهت بڑے پایه کے محدث هیں' حافظ ابن حجر انهي کے شاگرد هیں' وه اپني سیرة منظوم کے دیباچه میں لکهتے هیں :

ولیعلم الطالب ان السیرا یجمع ما صح وما قد انکرا (۱)

یهي وجهه هے که مناقب اور فضائل اعمال میں نهایت کثرت سے جهوٹي اور ضعیف روایتیں شائع هوگئیں' اور بڑے بڑے ائمه حدیث نے اپنی کتابوں میں ان روایتوں کا درج کرنا جائز رکها - علامه ابن تیمیه کتاب التوسل (۲) میں لکهتے هیں :

قد رواه من صنف في عمل یوم ولیلة کابن البتي وابي نعیم وفي مثل هذه الکتاب احادیث کثیرة موضوعة لا یجوز الاعتماد علیها في الشریعة باتفاق العلماء -

اس حدیث کو ان لوگوں نے روایت کیا هے جنهوں نے رات دن کے اعمال میں کتابیں تصنیف کي هیں مثلاً ابن البتي اور ابو نعیم' اور اس قسم کي کتابوں میں کثرت سے جهوٹي حدیثیں موجود هیں جن پر اعتماد کرنا ناجائز هے' اور اس پر تمام علما کا اتفاق هے-

حاکم نے مستدرک میں یه حدیث روایت کي هے که جب حضرت آدم سے خطا سرزد هوئي ' تو اُنهوں نے کها " اے خدا ! میں تجهکو محمد کا واسطه دیتا هوں که میري خطا معاف کردے " خدا نے کها " تم نے محمد کو کیونکر جانا " حضرت آدم نے کها " میں نے سر اٹها کر عرش کے پایوں پر نظر ڈالي ' تو یه الفاظ لکهے هوے دیکهے : لا اله الا الله محمد رسول الله - اِس سے میں نے قیاس کیا که تو نے اپنے نام کے ساتهه جس شخص کا نام ملایا هے' وه ضرور تجهکو محبوب ترین خلق هوگا " خدا نے کها " آدم ! تو نے سچ کها ' محمد نه هوتے تو میں تجهکو پیدا بهي نه کرتا "

حاکم نے اس حدیث کو نقل کرکے لکها هے که یه حدیث صحیح هے ' علامه ابن تیمیه یه قول نقل کر کے لکهتے هیں :

اما تصحیح الحاکم لمثل هذ الحدیث وامثاله فهذا مما انکره علیه ائمة العلم بالحدیث وقالوا ان الحاکم یصحح احادیث وهي موضوعة مکذوبة عند اهل المعرفة بالحدیث وکذالک احادیث کثیرة في مستدرکه یصححها وهي عند ایمة اهل العلم بالحدیث موضوعة (۱)

حاکم کے اس قسم کي حدیثوں کو صحیح کهنے پر ائمۂ حدیث نے انکار کیا هے اور کها هے که حاکم اکثر جهوٹي اور موضوع حدیثوں کو صحیح کهدیتے هیں ' اسي طرح حاکم کي مستدرک میں بهت سي حدیثیں هیں جن کو حاکم نے صحیح کها حالانکه وه ائمۂ حدیث کے نزدیک موضوع هیں -

علامۂ موصوف ایک اور موقع پر ابو الشیخ اصفهاني کي کتاب کا تذکره کرکے لکهتے هیں (صفحه ۱۰۵ و ۱۰۶) :

وفیها احادیث کثیرة قویة صحیحة وحسنة واحادیث کثیرة ضعیفة موضوعة وهینة وکذلك ما یرویه خیثمة بن سلیمان في فضائل الصحابة وما یرویه ابو نعیم في فضائل الخلفاء في کتاب مفرد في اول حلیة الاولیاء ... وما یرویه ابو بکر الخطیب وابو الفضل بن ناصر وابو موسی المدیني وابو القاسم بن عساکر والحافظ عبد الغني وامثالهم ممن له معرفة بالحدیث-

اور اس میں بهت سي حدیثیں هیں جو قوي هیں' اور حسن هیں اور بهت سي ضعیف اور موضوع اور مهمل هیں اور اسي طرح وه حدیثیں' جو خیثمه بن سلیمان' صحابه کے فضائل میں روایت کرتے هیں' اور وه حدیثیں' جو ابو نعیم اصفهاني نے ایک مستقل کتاب میں خلفا کے فضائل میں روایت کي هیں' اور اسی طرح وه روایتیں' جو ابو بکر خطیب اور ابو الفضل اور ابو موسی مدیني اور ابن عساکر اور حافظ عبد الغني وغیره ارباب حدیث روایت کرتے هیں -

غور کرو ! ابو نعیم ' خطیب بغدادي ' ابن عساکر ' حافظ عبد الغني وغیره' حدیث اور روایت کے امام هیں ' با وجود اسکے یه لوگ خلفا اور صحابه کے فضائل میں جهوٹي اور موضوع حدیثیں بے تکلف روایت کرتے تهے- اسکي وجه یهي تهی که یه خیال عام طور پر پهیلا هوا تها که صرف مسایل فقهیه کي حدیثوں میں احتیاط اور تشدد کي ضرورت هے ' ان کے سوا اور روایتوں میں سلسلۂ سند نقل کردینا کافي هے ' تنقید اور تحقیق کي ضرورت نهیں -

---

(۱) طالب العلم کو جاننا چاهیے که سیرت میں سبهي طرح کي روایتیں هوتي هیں صحیح بهي اور غلط بهي -

(۲) مطبوعه مطبع المنار صفحه (۹۹)

اس بے احتیاطی کا اثر سیرت نبوی کی روایتوں پر زیادہ تر پڑا ' خلفا اور صحابہ کے فضائل میں جب مبالغہ آمیز روایتوں کا نقل کرنا جائز تھا ' تو بارگاہ رسالت کے فضائل میں جس قدر کہا جاتا ' کم تھا - اس قسم کی روایتیں عوام میں مقبول ہوکر اس طرح رواج پا جاتی تھیں کہ اگر کوئی محقق ان سے انکار کرنا چاہتا تو عوام دشمن بن جاتے -

موضوعات ملا علی قاری میں لکھا ہے کہ بغداد میں ایک واعظ نے یہ حدیث بیان کی " قیامت میں خدا آنحضرت کو اپنے ساتھہ عرش پر بٹھاے گا " امام ابن جریر طبری نے سنا تو بہت برہم ہوے اور اپنے دروازہ پر یہ فقرہ لکھہ کر لگا دیا : " خدا کا کوئی ہمنشیں نہیں " اسپر بغداد کے عوام سخت برافروختہ ہوے اور امام موصوف کے گھر پر اس قدر پتھر برساے کہ دیواریں ڈھک گئیں (۱)

ایک خاص نکتہ

اس موقع پر ایک خاص نکتہ لحاظ کے قابل ہے - یہ مسلم ہے کہ حدیث و روایت میں امام بخاری اور مسلم سے بڑھکر کوئی شخص نہیں پیدا ہوا - رسول اللہ کے ساتھہ اُن کو جو عقیدت اور خلوص اور شیفتگی تھی ' اُس کے لحاظ سے بھی وہ تمام محدثین کے سرتاج تھے - باوجود اسکے فضائل و مناقب کے متعلق جس قسم کی مبالغہ آمیز روایتیں بیہقی ' ابونعیم ' بزار ' طبرانی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں ' بخاری اور مسلم میں نہیں ملتیں - بلکہ اس قسم کی حدیثیں جو نسائی ' ابن ماجہ ' ترمذی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں ' وہ بھی ان میں مذکور نہیں ' اس سے قطعی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر تحقیق و تنقید کا درجہ بڑھتا جاتا ہے ' مبالغہ آمیز روایتیں گھٹتی جاتی ہیں - یہ روایت کہ جب آنحضرت (صلعم) عالم وجود میں آے تو ایوان کسری کے ۱۴ - کنگرے گرپڑے ' آتش فارس بجھہ گئی ' بحیرہ طبریہ خشک ہوگیا - بیہقی ' ابونعیم ' خرایطی ' ابن عساکر ' اور ابن جریر ' سب نے روایت کی ہے ' لیکن بخاری اور مسلم بلکہ صحاح ستہ کی کسی کتاب میں اس کا پتہ تک نہیں !

سیرت نبوی پر جو کتابیں لکھی گئیں ' وہ زیادہ تر اسی قسم کی کتابوں (طبرانی ' بیہقی ' ابونعیم وغیرہ) سے ماخوذ ہیں ' اسلیے ان میں نہایت کثرت سے غلط اور کمزور روایتیں درج ہوگئیں اور اسی بناپر محدثین کو کہنا پڑا کہ سیرۃ میں جھوٹ سچ ' ہر قسم کی روایتیں ہوتی ہیں -

(۳) سیرت کے باب میں یہ سہل انگاری اختیار کی گئی کہ محدثین نے تحقیق کے جو اصول قرار دیے تھے ' اکثر نظر انداز کردیے گئے - محدثین کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ روایت کا سلسلہ اصل واقعہ تک کہیں منقطع نہ ہونے پاے ' لیکن آنحضرت کے حالات ولادت کے متعلق جس قدر روایتیں مذکور ہیں ' قریباً سب منقطع ہیں - صحابہ میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کی عمر ' آنحضرت کے ولادت کے وقت روایت کے قابل ہو - سب سے معمر حضرت ابوبکر تھے ' وہ آنحضرت سے عمر میں دو برس کم تھے ' اسی بنا پر ولادت شریف کے متعلق جس قدر روایتیں مذکور ہیں ' کوئی ان میں سے متصل نہیں ' اور اسی بناپر ان واقعات کے متعلق نہایت دور از کار روایتیں پھیل گئیں ' مثلاً ابونعیم نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت پیدا ہوے تو بہت سے پرند آکر مکان میں بھرگئے جن کی زمرد کی منقار اور یاقوت کے پر تھے - پھر ایک سفید بادل آیا اور آنحضرت کو اُٹھا لیگیا اور ندا آئی کہ اس بچے کو مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں کی سیر کراؤ کہ سب لوگ پہچان لیں (۲) یہ

(۱) موضوعات علی قاری صفحہ ۱۳ مطبوعہ دہلی -

(۲) مواہب لدنیہ میں یہ روایت نقل کی ہے - اس میں بے انتہا مبالغہ آمیز باتیں ہیں - میں نے معمولی ٹکڑا نقل کردیا ہے -

بے احتیاطی موالید کی روایتوں کے ساتھہ مخصوص نہیں ' بلکہ اکثر واقعات میں اس کا پرتو نظر آتا ہے - سیرت اور مغازی کا بڑا حصہ امام زہری سے منقول ہے لیکن اُن کی اکثر روایتیں جو سیرت ابن ہشام اور طبقات ابن سعد وغیرہ میں مذکور ہیں ' منقطع ہیں ' یعنی اُوپر کے راویوں کے نام مذکور نہیں -

(۴) سیرت میں محدثوں نے جو کتابیں لکھیں ان سے بعد کے لوگوں نے انکی روایتوں کو ان محدثین کے نام سے نقل کرلیا ' اُن بزرگوں کے مستند ہونے کی بنا پر لوگوں نے اُن تمام روایتوں کو بھی معتبر سمجھہ لیا اور چونکہ اصل کتابیں ہر شخص کو ہاتھ نہیں آسکتی تھیں اسلیے لوگ راویوں کا پتہ نہ لگا سکے اور اسطرح رفتہ رفتہ یہ روایتیں تمام کتابوں میں داخل ہوگئیں - اس تدلیس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مثلاً جو روایتیں واقدی کی کتاب میں مذکور ہیں ' ان کو لوگ عموماً غلط سمجھتے ہیں ' لیکن اُنہیں روایتوں کو جب ابن سعد کے نام سے نقل کردیا جاتا ہے تو اُن کو معتبر سمجھہ لیتے ہیں ' حالانکہ ابن سعد کی اصلی کتاب ہاتھ آئی تو پتہ لگا کہ ابن سعد نے یہ روایتیں واقدی ہی سے لی ہیں -

(۵) محدثین نے روایت کے متعلق جو اصول منضبط کیے تھے صحابہ کے متعلق انکو بالکل نظرانداز کردیا - مثلاً اصول روایت کی رو سے رواۃ کے مختلف مدارج ہیں ' کوئی راوی نہایت ضابط ' نہایت معنی فہم ' نہایت دقیقہ رس ہوتا ہے ' کسی میں یہ اوصاف کم ہوتے ہیں ' کسی میں اور بھی کم ہوتے ہیں ' یہ فرق مراتب جس طرح فطرۃً عام راویوں میں پایا جاتا ہے ' صحابہ بھی اس سے مستثنی نہیں - حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کی روایتوں پر جو تنقیدیں کیں ' اور جن کا ذکر اوپر گذر چکا ' وہ اسی بناپر کیں ' لیکن عام طور پر اس فرق مراتب کا لحاظ نہیں رکھا گیا - فرض کرو کہ ایک بدوی ' جس نے صرف ایک دفعہ آنحضرت کو کبھی دیکھہ لیا ' کسی نازک اور نہایت مشکل واقعہ کو ادا کرتا ہے ' اورپھر اُسی واقعہ کو حضرت ابو بکر یا حضرت علی ادا کرتے ہیں ' تو کیا دونوں روایتوں کا ایک درجہ ہوگا ؟ کیا ہم یہ قیاس کریں گے کہ بدوی نے واقعہ کو اُسی طرح سمجھا ہوگا ' اور اُسی طرح اُس کے نازک اور ناقابل ادا پہلوؤں کو ادا کیا ہوگا ' جسطرح حضرت ابوبکر اور حضرت علی سے امید ہوسکتی ہے ؟ حضرت عائشہ جب آنحضرت کے عقد نکاح میں آئیں تو اُن کی عمر سات برس کی تھی - اس زمانہ میں اُنہوں نے جو واقعات سنے اور بیان کیے اُنھی واقعات کو اگر وہ ۱۶ - ۱۷ برس کی عمر میں سن کر بیان کرتیں تو کیا دونوں روایتوں کا ایک ہی درجہ ہوتا ؟ احادیث میں بڑا خلط مبحث یہ ہے کہ بہت سی مہتم بالشان حدیثیں ' صحابہ کی صغر سن کی زمانہ کی مروی ہیں لیکن ان احادیث کے متعلق اس تفریق کا کوئی اشارہ نہیں کیا جاتا -

(۶) واقعات کے اسباب و علل سے مطلق بحث نہیں کرتے ' نہ اُن کی تلاش و تحقیق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں - اگرچہ اس میں شبہہ نہیں کہ اس بارہ میں یورپ کا طریقہ نہایت غیر معتدل اور واقعیت کے بالکل خلاف ہے - یوروپین مورخ ' ہر واقعہ کی علت تلاش کرتا ہے اور نہایت دور دراز قیاسات اور احتمالات سے سلسلۂ معلومات پیدا کرتا ہے ' اس میں بہت کچھہ اُس کی خود غرضی اور خاص مطمح نظر کو بھی دخل ہوتا ہے ' وہ اپنے مقصد کو ایک محور بنا لیتا ہے ' اور تمام واقعات اُسی کے گرد گردش کرتے ہیں ' بخلاف اسکے اسلامی مورخ نہایت سچائی اور انصاف اور خالص بے طرفداری سے واقعات کو ڈھونڈھتا ہے ' اُس کو اس سے کچھہ غرض نہیں ہوتی کہ واقعات کا اثر اُس کے مذہب ' معتقدات ' اور

تاریخ پر کیا ہوگا ؟ اُس کا قبلۂ مقصد صرف واقعیت ہوتی ہے ' وہ اُسی پر اپنے معتقدات اور خیالات' بلکہ تمام چیزوں کو قربان کر دیتا ہے -

لیکن اس میں حد سے زیادہ تفریط ہوگئی ' اس بات سے بچنے کے لیے کہ واقعات' راے سے مخلوط نہ ہوجائیں' پاس پاس کے ظاہری اسباب پر بھی نظر نہیں ڈالتے ' جس سے ہر واقعہ خشک اور بے اثر ہوکر رہ جاتا ہے - مثلاً آنحضرت (صلعم) کی سیکڑوں چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کو اس طرح شروع کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلعم) نے فلاں قبیلہ پر فلاں وقت فوجیں بھیجدیں' لیکن اُن کے اسباب کا ذکر نہیں کرتے' حالانکہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس کے ناگزیر اسباب نہ تھے -

(٥) ایک بڑا اور اہم مسئلہ زمانہ کا مذاق' ذاتی میلان' اور میلان طبائع کا اثر ہے - یہ بالکل ممکن ہے کہ راوی ثقہ ہوں ' لیکن زمانے کے مذاق اور اثر سے واقعہ کی اصلی حالت بدل جاے - مثلاً جس زمانہ میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ' مذہبی تعصب اور غیر مذہب والوں سے نفرت ' عام ہوچکی تھی - کبھی روایت میں اگر یہ مذکور ہو کہ کوئی کافر قتل کردیا گیا ' تو کسی کو وجہہ اور سبب کی تلاش نہیں ہوتی تھی ' اسلیے کہ قتل کے لیے یہ کافی سبب تھا کہ وہ مسلمان نہ تھا - یہ تعصب جس طرح پیدا ہوا' اور جس طرح بتدریج بڑھتا گیا' تمام مذہبی اور تاریخی تصنیفات میں اُسی تدریج کے ساتھہ اُس کے آثار نظر آتے ہیں - مثلاً حضرت عمر نے غیر مسلم رعایا کی نسبت بہت سے احکامات صادر کیے تھے جن کا منشا یہ تھا کہ وہ صورت اور وضع و لباس میں مسلمانوں سے مشتبہ نہ ہونے پائیں' قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں اِن احکام کو نقل کیا ہے اور ہارون الرشید سے نہایت زور کے ساتھہ استدعا کی ہے کہ اِن احکام کی تعمیل نہایت پابندی کے ساتھہ کی جاے - قاضی صاحب اگرچہ نہایت سختی کے ساتھہ اِن احکام کی تعمیل کی تاکید کرتے ہیں ' لیکن اُن کے کسی لفظ سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ اِن احکام کا منشا کیا ہے؟ یا اوس سے ذمیوں کی توہین مقصود ہے' لیکن جب تعصب زیادہ بڑھا اور متقشف فقہاء پیدا ہوے' تو یہی روایت اِس صورت میں ڈھل گئی کہ حضرت عمر نے تحقیر و توہین کے لیے یہ احکام صادر کیے تھے !

جنگ یرموک میں جب حضرت ابو عبیدہ نے تمام مفتوحہ مقامات سے فوجیں واپس بلالیں' تو افسران فوج کو حکم بھیجا کہ جس قدر جزیہ جہاں جہاں سے وصول کیا گیا ہے سب واپس کر دیا جاے' اور رعایا سے کہدیا جاے کہ "جزیہ اِس غرض سے لیا جاتا ہے کہ کوئی دشمن چڑھہ آوے تو ہم تمہاری حفاظت کرسکیں' لیکن چونکہ اب ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے اسلیے وہ تمام رقم واپس کردی جاتی ہے " یہ واقعہ تمام تاریخوں میں مذکور ہے اور یہ اسلام کے عدل و انصاف کی اصلی تصویر ہے ' لیکن قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں یہ واقعہ جہاں نقل کیا ہے' وہاں اِسقدر اپنی راے بھی شامل کردی ہے کہ " حضرت ابو عبیدہ نے تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا تھا " ما بعد کی تصنیفات میں یہ واقعہ اِسی راے کے قالب میں ڈھل گیا اور اب تو واقعہ کو اس راے سے الگ کر ہی نہیں سکتے -

بنو نضیر کی لڑائی میں جب یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا تو آنحضرت نے حکم دیا کہ قلعہ کے گرد جو کھجور کے درخت ہیں' کٹوا دئیے جائیں ' عام ارباب سیر اس واقعہ کو اسی طرح سادہ لکھتے ہیں اور گو یہودیوں کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہیں کہ" محمد (صلعم) باوجود دعوی پیغمبری ایسی بے رحمی کا ارتکاب کرتے ہیں " لیکن اس اعتراض (۱) کے جواب سے بالکل تعرض نہیں کرتے' کیونکہ اُن کے نزدیک یہودیوں کے ساتھہ جو کچھہ کیا جائے عین انصاف ہے -

احادیث اور سیرت کی اکثر کتابیں عباسیوں کے زمانہ میں لکھی گئیں اور اُس وقت لکھی گئیں جب ناز و نعمت اور عیش پرستی کا اوج شباب تھا - اس حالت نے تاریخ و روایت پر جو اثر کیا وہ اگرچہ روایتوں کے رگ رگ میں نظر آتا ہے' لیکن کسی نے اس کا احساس نہیں کیا -

یہ وہ زمانہ تھا کہ خلفاے عباسیہ کثرت سے شادیاں کرتے تھے ' ہزاروں حرمین ہوتی تھیں ' مامون الرشید اور ہارون الرشید کے پاس دو دو ہزار کنیزیں تھیں اور یہ تعداد کبھی کم نہیں ہوتی تھی ' اس بنا پر جن روایتوں میں میل الی النساء اور جمال پرستی کا ذکر ہوتا تھا وہ خود بخود رواج عام پا جاتی تھیں ' اسی کا اثر ہے کہ طبقات ابن سعد اس قسم کی روایتوں سے لبریز ہے اور اور کتابوں میں بھی اسکی مخفی تلمیحات نظر آتی ہیں - اس بحث کی زیادہ تفصیل مناسب نہیں' ورنہ ہم بہت سی روایتوں کو نقل کرسکتے تھے -

یہ وہ اسباب ہیں کہ ثقہ سے ثقہ راوی ان کے اثر سے بچ نہیں سکتے تھے - ثقاہت صرف کا اسی قدر اثر ہوسکتا ہے کہ کوئی واقعہ غلط نہ بیان کیا جاے ' لیکن ثقہ سے ثقہ راوی بھی اس سے نہیں بچ سکتا کہ اُس کے مذاق اور رائے کا اثر روایت پر پڑتا ہے - جو واقعہ راوی کے مذاق کے مناسب ہوتا ہے اُس میں خود بخود زور آجاتا ہے ' وہ اُجاگر ہوجاتا ہے' دوسرے واقعات اُس کے سامنے دھندلے ہو جاتے ہیں ' اور جو جزئیات اُس واقعہ سے الگ ہوتے ہیں بیان سے چھوٹ جاتے ہیں - امام بخاری کا عموماً یہ اصول ہے کہ ایک طویل الذیل روایت کے بیسیوں ٹکڑے کرتے ہیں اور یہ ٹکڑے جہاں جہاں اور جس جس باب میں آسکتے ہیں' اُن کے مستقل عنوان بناتے ہیں - ان ٹکڑوں کو پوری روایت میں دیکھو - تو سادہ اور معمولی معلوم ہوتے ہیں ' لیکن مستقل عنوانوں میں مقصود بالذات ہونے کی وجہ سے یہی ٹکڑے زیادہ روشن ہو جاتے ہیں ' اور اگرچہ کسی موقع پر غلط بیانی نہیں ہوتی' لیکن واقعات کی حیثیت ہر جگہ بدل جاتی ہے ' اور اکثر جگہ الفاظ تک بدل جاتے ہیں -

یہ بات معمول بہ اور عام ہے کہ راوی ' روایت کا جو حصہ چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے - یہی وجہہ ہے کہ بخاری ' مسلم ' ترمذی وغیرہ میں ایک ہی حدیث کو دیکھو تو کسی میں وہ روایت نہایت مطول ہوتی ہے ' دوسرے میں اُس سے مختصر' تیسرے میں اس سے بھی مختصر' اسکی یہی وجہہ ہے کہ ایک بڑی روایت میں سے راوی جو واقعات یا جو واقعہ چاہتا ہے چھوڑ جاتا ہے - اصول حدیث کی رو سے اس قسم کی کمی بیشی کا اختیار وہیں تک ہے' جہاں تک واقعہ کی نوعیت میں فرق نہ آے' لیکن یہ ایک اجتہادی بات ہے' یعنی ممکن ہے کہ ایک راوی کے نزدیک واقعہ کی بعض خصوصیات چھوڑ دینے سے اصل مقصد میں فرق نہیں آتا' لیکن درحقیقت آجاتا ہو -

زمانہ اور طبیعت کا مذاق اس حالت میں نہایت سخت نتائج پیدا کرتا ہے ' مثلاً حضرت عمر نے ذمیوں کی نسبت یہ حکم دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں سور نہ لائیں' مساجد کے سامنے صلیب نہ نکالیں ' اُن بچوں کو اصطباغ نہ دیں جو کسی مسلمان کے زیر تربیت ہوں' کتاب الخراج اور طبری میں یہ احکام انہی قیدوں کے ساتھہ منقول ہیں ' لیکن جب تعصب بڑھتا گیا تو یہ قیدیں خود بخود اٹھتی گئیں اور ابن الاثیر وغیرہ میں یہ احکام عام احکام بن گئے ' یعنی ذمیوں کے لیے سور چرانا' صلیب نکالنا ' بچوں کو اصطباغ دینا ' سرے سے ممنوع ہوگیا -

[لها بقية] .

---

(۱) جنگ بنی نضیر کے ذکر میں تفصیل سے اس واقعہ کا اور اُسکے اسباب کا ذکر آئیگا جس سے ظاہر ہوگا کہ یہودیوں کا اعتراض بالکل غلط تھا -

ادبیّات

دعـــوت درد

اٹھـه دل راحت طلب پیـدا سـر شوریـده کـر * آپ بهي غمدیـده هو اور ونکـو بهي غمدیده کـر
پهـونـک دے معفـل کـو اپنے شعلـهٔ آواز سے * گرمي هنـگامـه سے هر قلب کو تفتیـده کـر
سرمـه آسا اهـل بینش کي نـگاهوں میں سمـا * ذرهٔ هستـي کـو اپنے اور بهـي سائیـده کـر
شور پیـدا کـر جهـاں میں نـالهٔ بیتـاب سے * زخمهـاے سینـه کو اپنے نمک پاشیـده کـر
کر کے عـریاں شمـع هستي کو دکهـا اوسـکا فروغ * یعنے نـذر شعلـهٔ غـم جامـهٔ بوسیـده کـر
هاں زمـانـه دیکهـه لـے رفعت تري شکل هـلال * اور بهـي اپنے تـن کاهیـده کـو کاهیـده کـر

کارواں کـي چشم خـوابیـده کا هو جا درد تـو!
جب وہ سرگـرم تگا پو هـو تو بن جا گـرد تـو!

ساقیـا پهـر جلوہ پیرا هـو اُسي انـداز سے * زنـده کردے اهـل معفـل کو اُسي اعجـاز سے
طـائر سدرہ! همـاري خستگي پـر کـر نظـر * زور بـازو گهـٹ گیـا ' پـر رهگئے پـرواز سے
جهـانـک لے پهـر پـردۂ برد یمـاني سے ذرا * پهـر سکهـا طـرز فغـاں چشـم نوا پـرداز سے
وہ حـدای خـواني کے نغمے! وہ سرود رجـز آہ! * هـو گـئے نـاآشنـا اپنے پـرانے سـاز سے
همنوا هوں غیـر کا میں بهيِ ' بهـلا ممکن کهـاں * جب کـراها تـک نهیـں جاتـا یهـاں آواز سے؟
معـوکـر دل سے خطـا دلـدادگاں حسـن کي * روٹهتـا هے یوں بهـي کـوئي عـاشق جانبـاز سے؟

سر اگـر همکـو دیـا هے سـرفـروشي بهـي سکهـا
ے عنایت کي تو پهـر دا رفتـه هـوشي بهي سکها

(" نیاز " فتع پوري!

فکاهات

صلح کانفرنس کي شکست اور جنگ کا آغاز

سوٹ ابـل سلف گـورنمنـٹ
Suitable Self - Government.

دیکهـا جو لیـگ نے که هوا خاتمـه تمـام * از بسکـه دست حق طلبـي اب دراز هے
کهنے لگے هیں سب که سیـاست کا یه نظـام * مقبـول خاص و عـام نهیں' خانه سـاز هے
تقسیـم مشـرقي نے عیـاں کردیا هے سب * جو شـاہ راہ حق میـں نشیب و فـراز هے
جـاري هے هـر زباں په مسـاوات کا سبـق * هـر خـاص و عـام پـردہ در امتیـاز هے
مجبـور هـو کے لیـگ نے اُلٹـایا هے ورق * جو سر بسـر مـرقـع نیـرنگ سـاز هے
چهـرہ په هے جو سلـف گورنمنٹ کا نقـاب * هرِ دیـده ور اسیـر طلسـم مجـاز هے
سمجهے نه یه که "سوٹ ابل" کي جو شرط هے * تمهیـد سجـده هاے جبیـن نیـاز هے
سمجهـے نه لوگ یه ' که یهي لفـظ پر فریب * اِس ملـک میں طلسـم غـلامي کا راز هے
سب یه سمجهه رهے هیں که اب لیگ و کانگرس' * دونـوں کا ایـک عـرصـه گه ترکتـاز هے

* * *

جب تـک که لوگ حلقه بگوش خـواص هیں * جبتـک زبـان قـوم خوشـامـد طـراز هے
جب تـک هیں لوگ عالـم بالا سے مستفیض * جبتـک بهـم یه دور "قـدح هاے راز" هے
"احرار" سے کهـو که نهیں کچهه اُمیـد "صلح" * مٹتـا نهیـں جو تفـرقـهٔ و امتیـاز هے
آزادي خیـال پـه تـم کـو هے گـر غرور * تو لیـگ کو بهي شـان غلامي پـه ناز هے

(نقاد)

شؤون عثمانیہ

مظالم بلغاریا

—: * :—

(اخبار جون ترک ' تصویر افکار ' المؤید ' اور شریعی پاشا صدر ہلال احمر مصر کے بیانات کا اقتباس)

بلغاری ممالک میں قریباً چھہ لاکھہ مسلمان آباد تھے - اعلان جنگ کے بعد بلغاری دست ظلم سب سے پہلے ان محکوم مسلمانوں پر اٹھا - مکانات مسمار کیے گیے ' آبادیوں کو جلاکر خاک کا ڈھیر کردیا گیا اور تمام مال و اسباب فوج کے لیے لوٹ لیا گیا - اور پھر صرف اتنا ہی نہیں ' بلکہ مسلمان خاتونوں کی عصمت پر وحشیانہ حملے کیے گیے ' جسکی سرگذشت قابل بیان نہیں -

یہ مظالم ان ستمرانیوں کی ابتدائی مشق تھی ' جو حدود عثمانیہ میں ہونے والے تھے - بلغاری فوج اسطرح مسلمانان بلغاریا کو بے خان و مان اور بے عزت و آبرو کرتی ہوئی حدود عثمانیہ میں داخل ہوئی - انکے داخل ہونے کے ساتھہ ہی مسلمان خاندانوں نے ہجرت شروع کردی کیونکہ انکو مظالم کا حال معلوم ہوچکا تھا - بعض خاندان تو قسطنطنیہ میں چلے آے اور اکثر اناطولیا چلے گئے - مہاجرین کی تعداد تخمیناً ایک لاکھہ پچاس ہزار سے متجاوز تھی - اسکا بیشتر حصہ قرق کلیسا ' لولی برغاس ' ریزہ ' شارلو ' ساوری ' اور دیگر قرب و جوار کے مقامات کے فلاکت زدوں پر مشتمل تھا -

ددہ آغاج ' قوالہ ' اور درامہ وغیرہ میں جو مسلمان خاندان تھے ' انمیں سے جنکی جان و آبرو خدا کو بچانا منظور تھی ' وہ تو اپنے اپنے شہروں سے ہجرت کرکے روانہ ہوگئے اور زیادہ تر خدیو مصر کی کشتیوں پر سوار ہوکے مصر پہنچگئے ' لیکن بد قسمتی سے جن بلغاری حدود کے خاندان نہیں بھاگ سکے تھے ' ان کی جانیں بے امان تلواروں ' اور انکی عزت و ناموس بلغاری وحشت کاریوں کی نذر ہوگئی -

صوبہ (سالونیکا) کے مسلمان دفعۃً دشمنوں میں گھر گئے - اسلیے انکو ترک وطن کی مہلت نہیں ملی ' لیکن تاہم دیہانوں سے ہزارہا مسلمان بایں خیال شہر (سالونیکا) میں چلے آئے تھے کہ یہاں انسانیت پرست دول یورپ کے قونصل موجود ہیں ' اسلیے اگر یونانی اور بلغاری فوجوں نے دست درازیاں کیں تو انکی رگ انسانیت کو ضرور جنبش ہوگی ' مگر جب شریر دشمنوں کا قبضہ ہوگیا تو پھر شاید ہی کوئی سخت سے سخت وحشیانہ ظلم ایسا ہے جو ان مظلوموں پر نہ ہوا ہو ' اور یورپ کے قنصلوں نے خاموشی کے ساتھہ انکا تماشہ نہ دیکھا ہو -

(قرہوہ) کے مسلمان سب سے زیادہ بد قسمت تھے - فوجوں نے وہاں داخل ہوتے ہی قتل عام شروع کر دیا - شہر کے راستے لاشوں سے پٹے پڑے تھے ' صرف نہر میں اتنی لاشیں پڑی تھیں کہ پانی کی روانی رک گئی تھی - (نوری بازار) اور حدود (جبل اسود) کے مسلمانوں کا بھی ایسا ہی حشر ہوا -

(سالونیکا) میں عیسائیوں کے مظالم کی تفصیل گو خود یوروپین نامہ نگاروں نے تفصیل سے شائع کی ہے مگر تہذیب پرور دول یورپ میں سے کسی ایک پر بھی اسکا اثر نہ ہوا ' اور اسوقت تک بلقانیوں کی اسیطرح پاسداری ہو رہی ہے ' جسطرح کہ اس تفصیل کی اشاعت سے پہلے ہوتی تھی -

دول یورپ سے تغافل کی شکایت فی الحقیقت بے معنی ہے - ایسی قوم کی عصمت یا جان کبھی محفوظ نہیں رہسکتی جو خود کچھہ کرنا نہ چاہتی ہو ' اور دشمن سے انصاف و عدل کی امید رکھتی ہو -

(استرومجہ) میں بلغاری فوج کے داخل ہوتے ہی بلغاری کمانڈر نے پانچ سو مسلمانوں کو قتل کیا - (سیروز) میں جس دن فوج داخل ہوئی ' اسی دن پانچ سو اعیان شہر قتل کیے گئے - (راوستہ) میں جتنے بالغ مسلمان پاے گئے ' بے دریغ نذر اجل ہوے اور انکے ساتھہ عورتیں بھی گرفتار کرلی گئیں - بعض مسلمانوں نے اپنی جان بچانے کے لیے تمام مال فدیہ میں دینا قبول کیا ' لیکن جب فدیہ وصول ہوگیا تو بلا تامل قتل کرڈالے گئے - تیرہ تیرہ چودہ چودہ برس کی مسلمان لڑکیوں کی نہایت وحشیانہ طور پر عفت دری کی گئی - انکو یہ اشقیاء ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لیجاتے تھے اور اپنے دوستوں کی ضیافت کرتے تھے - انمیں سے کتنی ہی لڑکیاں شدت مظالم کی وجہ سے مرگئیں - بہت سی لڑکیوں نے عزت دیکے جان بچانے پر ' موت کو ترجیح دی اور بہتوں کو مرنے کی بھی مہلت نہیں دی گئی -

(سالونیکا) کے قریب کے ایک گاوں میں ان اشقیاء نے مسلمان خاندانوں کے تمام مردوں کو ' جنمیں بچے ' جوان ' بوڑھے ' ہر عمر کے لوگ تھے ' ذبح کرڈالا اور بڑھیوں کے پیٹ تلواروں سے پھاڑ کے انمیں گھوڑے کی لید اور پتھر بھر دیے ' صرف لڑکیوں اور جوان عورتوں کو چھوڑ دیا ' اسلیے کہ انکی عصمت و عفت کو اپنی نفس پرستی پر قربان کریں -

بعض لوگوں نے ان سفاکوں سے پوچھا کہ بچوں نے تمہارا کیا قصور کیا ہے اسکے جواب میں انہوں نے کہا " یہ بچے بڑے ہوکے اسلام کا دم بھرینگے کتے کے پلوں کو پہلے ہی دن مارڈالنا چاہیے تا کہ بڑھکے نہ بھونکیں - ہم ان ممالک میں ایک مسلمان کو بھی زندہ نہ چھوڑینگے - کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ کو اسلام کی نجاست سے پاک کردیں -

(سالونیکا) اور (رومیلی) کی مسجدوں کے منارے منہدم کردیے گئے - ممبر توڑ دیے گئے ' اور انکی عمارتوں کو گرجا بنا دیا - تمام مسلمانوں کو شاید ان اینٹ اور چونے کی عمارتوں کی توہین پر بہت غصہ آیگا ' اور بیشک میرا یہ عقیدہ ہے کہ انکی توہین اسلام و توحید کی توہین ہے - یہ شعائر اسلام ہیں ' اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے خون کا آخری قطرہ بھی اسکی حفاظت میں بہادے - مگر اس مصیبت کی میرے نظر میں کچھہ اہمیت نہیں رہتی ' جب میں ان ہزاروں مسلمان خاندانوں کا خیال کرتا ہوں ' جن میں سے ہر ایک جسم و وجود ' اسلام و توحید کی اپنے دلوں میں مسجدیں رکھتا تھا مگر انکی لاشوں کو مٹی تک نصیب نہ ہوئی -

جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ایک طرف حاملین توحید کی صفیں کھڑی ہیں اور بلغاری ' گولیوں کی بارش سے انکا چراغ ہستی گل کر رہے ہیں ' دوسری طرف انکی عورتیں اور بچے پا بزنجیر کھڑے ہیں اور زار قطار رو رہے ہیں مگر ظالم مسیح پرستوں کے دل پر ذرا بھی اثر نہیں پڑتا ' بلکہ وہ جس قدر آہ و زاری کرتے ہیں اتنی ہی انکی سنگینی اور بڑھتی جاتی ہے - جب میں اس جگر پاش منظر کو پیش نظر کرتا ہوں کہ اسلامی خاتونیں جو ہمیشہ اپنی عیسائی بہنوں کو بزمہاے عیش میں لطف اختلاط اٹھاتے دیکھتی تھیں مگر محض اپنے پاک مذہب کی ممانعت کی وجہ سے غیر مرد کا

نظر بھرے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں' آج انکی جان سے زیادہ قیمتی شے یعنی عفت پر بلغاریوں کے حملے ہورہے ہیں - وہ گھبرا گھبرا کے اپنے عزیزوں کو دیکھتی ہیں لیکن وہ پا بزنجیر سامنے کھڑے حسرت آلود نگاہوں سے اپنی مجبوری کا اظہار کررہے ہیں - وہ بھاگتی ہیں اور بلغاری شکاری کتوں کی طرح انکے پیچھے دوڑتے ہیں ' پکڑے تلواروں اور سنگینوں کی نوکیں انکے بدن میں چبھوتے ہیں اور جان کے فدیہ میں عفت مانگتے ہیں - جو طبیعتیں مضبوط ہیں اور خداے ناصر و قہار کے وعدوں پر یقین رکھتی ہیں وہ مرنا قبول کرلیتی ہیں مگر اپنی ناموس کی بے عزتی گوارا نہیں کرتیں - مگر کچھ ایسی بدنصیب بھی ہیں کہ انکو مرنے بھی نہیں دیا جاتا ' اور انکے ہاتھ پیر رسی سے باندھ دیے جاتے ہیں - اسوقت میرے آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں' میرے جگر میں سوراخ پڑجاتے ہیں اور دل اچھلتا ہے کہ باہر تڑپ کر نکل جاے - میں یقین کرتا ہوں کہ جس مسلمان کے دل میں عزت اسلامی کا ایک شائبہ بھی ہوگا' وہ کبھی ان حالات کو پڑھکر اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہسکتا -

ایک زمانہ وہ تھا کہ خلیفہ بغداد کو ایک مسلمان بڑھیا عورت کی عیسائیوں کے ہاتھ گرفتاری گوارا نہ تھی ' اور قسم کھاکر اٹھا تھا کہ محل خلافت پر جاکر دم لونگا - مگر آج انہی مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ عیسائیوں کی مسلم کشی و عصمت دری پر گھروں میں بیٹھے عورتوں کی طرح روتے ہیں - نہ پیروں کو جنبش ہوتی ہے اور نہ ہاتھوں کو حرکت - جس قوم کے مردوں کے پاس گریہ وزاری ' آہ و فغاں ' اور بہت ترقی کی تو عیسائیت سے ذلت آمیز التجاؤں کے اسلحہ ہوں ' اسکی جان و آبرو کی حفاظت معلوم ہے -

مصائب تازیانہاے عبرت میں جو سوتوں کو بیدار اور عاقلوں کو ہشیار کرتے ہیں - سنہ ۱۲ - نے مسلمانوں کے سامنے یورپ کے تعصب ' اظہار عداوت اسلام میں بے باکی' شعائر اسلام کی توہین ' اصول انسانیت و تہذیب کی بے اثری ' اور ادعاء انسانیت نوازی کی حقیقت کا مرقع پیش کردیا ہے - ہر شخص کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کے مذہبی مقدس مقامات اسوقت مسلمانوں کے زیر حکومت ہیں - یورپ کی یہ دیرینہ آرزو ہے کہ وہ نہ صرف ان مقامات کو مسلمانوں کے ہاتھ سے نکالے ' بلکہ خود مسلمانوں کے مذہبی مقامات پر بھی قابض ہوجائے -

یہ صحیح ہے کہ تم نے بیت المقدس کی توہین نہیں کی مگر تمہیں یہ امید نہ رکھنا چاہیے کہ وہ اس کروسیڈ میں تمہارے مذہبی مقامات کی توہین نہیں کریگے ؟ کیا جب تم نے اندلس فتح کیا تھا تو عیسائیوں کو جلا وطن کردیا تھا ؟ اور تم جب مقدونیہ پر حکمراں تھے تو تم نے عیسائی بچوں کو صرف اس جرم پر پارہ پارہ کیا تھا کہ وہ عیسائی تھے ؟

تقسیم ممالک اسلامیہ

(مقتبس از کریسنٹ)

جب (مسئلۂ شرقیہ) یورپ سے ہمیشہ کے لیے شہر بدر کردیا جائیگا تو وہ ایشیا میں پناہ گزیں ہوگا ' جہاں فواید کے نقطۂ نظر سے وہ دول عظمی کو اسی طرح اشتغلہ خاطر کرتا رہیگا ' جسطرح کہ یورپ میں ہمیشہ کرتا رہا -

گو اب تک خود یورپ میں (مسئلہ مشرقی) کا آخری حل اب کہیں جاکر ہوا ہے' لیکن ابھی سے ایشیا کے مسائل شرقیہ پر مغربی تعلقات کا گہرا رنگ چڑھا ہے' انہیں ابھارنے کی کوشش کیجا رہی ہے -

ارمنیا ' لیبرنا ' شام ' بغداد ریلوے ' کویت' حدود ایران' جدہ ' یہ مقامات منجملہ ان چند مشرقی مسائل کے ہیں' جن پر برطانوی رنیز تمام مغربی اخبارات میں گذشتہ ہفتہ زور شور سے خامہ فرسائیاں ہوئیں - گو اس وقت بھی یہ مسائل معمولی نہیں' لیکن جس قدر زمانہ گزرتا جائیگا ' اسی قدر یہ اہم ہوتے جائینگے -

ریاستہاے بلقان نے دول یورپ کی مساعدت سے جو کارروائیاں کی ہیں' کوئی وجہ نہیں کہ چند روز کے بعد رومانیا بھی وہ کارروائیاں نہ کرے اور کیوں دول یورپ اسکی معارض نہ ہوں ؟ فرانس ابھی سے دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ شام اسکے حلقہ اثر میں ہے - (روس) نے بھی ایشیاے کوچک کا ایک مختصر سا قطعہ یعنی (اناطولیا) اپنے لیے متعین کرلیا ہے جسمیں اسکو ریلوے کی بابت وہی حقوق حاصل ہیں' جن کی بدولت اسنے شمالی منچوریا پر قبضہ کیا تھا - آیا (جرمنی) مسیوپوٹیمیا کے متعلق صداے دعوی بلند کریگی یا نہیں ؟ اسکے متعلق ابھی تک ہم نے کچھ نہیں سنا ' مگر اغلب ہے کہ ضرور کریگی - اور اسکے بعد (زیوانسٹ) کا فلسطین کے متعلق دعوی' جو گذشتہ دوشنبہ کو ڈاکٹر ریکس نے (ٹائمز) کے کالموں میں نہایت زور شور سے پیش کیا تھا ' پیش ہوگا -

[ابھی تک (برطانیہ) کا ذکر نہیں کیا گیا - میرے نزدیک اور نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام حالات آشنا کے نزدیک برطانیہ اسقدر بیوقوف نہیں ہے کہ بقول ٹائمز کے چند ملین مجہول و نیم مردہ مسلمانوں کے مذہبی ابال کے خوف سے (ایشیا) میں اپنی آرزوں کو خاک میں ملاے گی اور اپنے ہمچشموں سے پیچھے رہیگی -

واقعات کی بنیاد پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ برطانی وزارت خارجہ پیش بندی سے غافل نہیں ہے - مصر میں جس کو مغربی دنیا کے تعلقات ' جوش' اور علم کے لحاظ سے بلاد اسلامیہ کا دماغ کہا جاتا ہے ' لارڈ (کچنر) بھیجدیے گئے ہیں جو بجاے ملکی افسر ہونے کے ایک نہایت شدید فوجی افسر ہیں اور جنھوں نے سودان میں برطانوی اثر قائم کرنے کی سخت ترین تدابیر کے استعمال میں بھی تردد نہیں کیا تھا -

مصر میں انگریزی اثر کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اگرچہ موجودہ جنگ شاہ (فرڈیننڈ) نے صلیب کے نام سے کی تھی اور اسکے دیگر حلیف بھی اسکے ہم نوا تھے ' مگر با ایں ہمہ انکے تعلقات مصر سے ویسے ہی رہے جیسے کے جنگ کے قبل تھے - کیا مصر اسلامی اور عثمانی سلطنت نہ تھی اور کیا اسلام کے مقابلہ میں اعلان' اسکے مقابلہ میں بھی اعلان نہ تھا ؟ اگر تھا' تو پھر انگریزی اثر کے سوا اور کونسی شی تھی ' جس نے مصر اور ریاستہاے بلقان کے تعلقات میں فرق نہیں آنے دیا ؟

مصر سے انگلستان کے گونہ گوں مصالح وابستہ ہیں' اسلیے جب ممالک عثمانیہ کی تقسیم ہوگی' تو انگلستان اپنے ان مصالح اور اس اثر کی بنا پر ضرور الحاق کا اعلان کردیگا ' جو یقیناً کامیاب ہوگا اعلان الحاق میں اگر کسی جماعت کے خلل افگن ہونے کا اندیشہ ہوسکتا ہے تو وہ مصر کی (حزب الوطنی) ہے ' مگر نہایت کامیابی کے ساتھ حسن تدبیر نے اسکا شیرازہ برہم کردیا ہے - رئیس جلا وطن ہے' اسکے زبردست آرگن : اللواء اور العلم بند ہیں - اور گو اس وقت تک اسکا استیصال نہیں ہوا ہے' لیکن اگر واقعات کی ایسی ہی رفتار رہی تو اعلان کے وقت اسکا بالکل مردہ ہوجانا یا اگر بہت سخت جاں ثابت ہوئی تو اسقدر کمزور ہوجانا کہ انگلستان کی دیرینہ آرزو کی مقاومت نہ کرسکے ' یقینی ہے -]

غرض اگر یورپ میں (مسئلہ مشرقیہ) کا حسب دلخواہ حل ہو

مشہور اتحادي : جاوید بے

جس کا ذکر قاالثر مصباح الدین نے اپنے مراسلہ میں کیا ہے

گیا ہے تو ایشیاء میں بھی اسکا ظہور ہوگا اور اسکی پیچیدہ شکلیں یورپ کو ابھی کئی پشتوں تک سیاست کی شطرنج بازي میں مشغول رکھینگي اور جب تک کسي پسندیدہ و تشفي بخش صورت میں حل نہ ہو جائیں.گي ' اہل مشرق کو یورپ کي فتنہ پردازیوں سے چین نہیں ملیگا لیکن انکے حل ہوتے ہي یہ سوال سامنے آئیگا کہ ترکوں کو بھگا کر کس گوشہ میں پناہ لینے کي اجازت دیجاے؟

جنگ بلقان کے حوادث

پر

ایک تفصیلي نظر

(ایک عثماني اہل قلم کي تحریر)

[بقیہ الہلال نمبر ۲]

بلقاني فوجوں نے عموما اور سروي اور بلغاري فوجوں نے خصوصا جن انسانیت سوز اور دلدوز سفاکیوں کا بازار گرم کیا تھا ' بیشک ان کا مقتضي یہي تھا کہ ریاستہاے بلقان کے نام نہاد انسانیت پرست یورپ کي نظروں سے گر جائیں اور یورپ اپنا دست مساعدت کھینچ لے ' مگر یہ نا ممکن ہے - اسلیے کہ صلیب اور ہلال یا با الفاظ دیگر اسلام اور نصرانیت کا مقابلہ ہے اور ایسي حالت میں جب تک کہ مخصوص مصالح کو نقصان نہ پہنچتا ہو' یورپ کي کوئي سلطنت بھي اسلام کي مساعدت کے لیے ہاتھ نہ بڑھائیگي - کسي مسیحي حکومت کو اسلامي سلطنت کا محافظ کہنا دانستہ سادہ لوحي ہے' ہر قوم میں کچھہ لوگ گہرے اور کچھہ سطحي ہوتے ہیں' یہي حال عیسائي قوموں کا ہے ' بعض قومیں بہت گہري ہیں اور گو وہ اندر ہي اندر اسلامي بنیاد ہلا رہي ہیں' اور علانیہ کارروائي کے لیے ایسے وقت کي منتظر ہیں جبکہ قصر اسلام کے ڈھانے کا اصلي اور آخري وقت آجاے گا ' لیکن انکي عداوت پوشیدہ رہتي ہے اور جسقدر ظاہر ہوتي ہے وہ چند مخصوص اشخاص کي طرف منسوب کردي جاتي ہے تاکہ حکومت اُس سے متاثر نہو' لیکن بعض نہایت تنگ ظرف ہیں - وہ اس کینے کو جو اسلام کي طرف سے انکے دلوں میں پیدایش کے بعد سے نفس واپسیں تک پیدا کیا جاتا ہے' چھپا نہیں سکتیں اور موقع پاتے ہي انتقام لینے لگتي ہیں - بلقاني اقوام کا شمار بھي قسم ثاني میں ہے ' اسلیے کہ جنگ کے آخري فیصلہ سے قبل انہوں

نے مفتوحہ مقامات پر جو مظالم کیے ہیں' اُن پر انسانیت خون کے آنسوں رورہي ہے -

تو ترکوں کو سنکے تعجب ہوگا ' مگر واقعہ یہ ہے کہ بلغاري میرے متعلق حسن ظن رکھتے تھے - میرا اصول یہ تھا کہ اپنے حقوق کي حفاظت کا ہر شخص مجاز ہے' اسي لیے میرے نزدیک جو قوم اپني قوت اور قرباني کے زور سے اپنے حقوق مانگتي ہے وہ قوم قابل رشک و لائق تحسین ہے - اس سے نہ حکمراں قوم کو آزردہ خاطر ہونا چاہیے اور نہ ہمسایہ اقوام کو ناراض ہونا چاہیے - دنیا میں کبھي کسي حاکم قوم نے اپني محکوم قوم کو اسوقت تک حقوق نہیں دیے ہیں' جب تک کہ محکوم قوم نے اپني حقوق پرستي کا ثبوت نہیں دیا' اور یہ ظاہر ہے کہ حقوق پرستي کا ثبوت قرار دادوں سے نہیں ہوتا - قرار دادوں کو وہ ایک دعوی سمجھتي ہے اور چونکہ کوئي دعوی بے دلیل کے ثابت نہیں ہوسکتا' اسلیے اسکا ثبوت مانگتي ہے' اور وہ سب سے زیادہ روشن' سب سے زیادہ یقیني' اور سب سے زیادہ ناقابل انکار قرباني ہے اسلیے اگر بلغاریوں نے اپنے حقوق کي حفاظت کے لیے سر فروشیاں کیں' تو میں نے کبھي اسکو برا نہیں سمجھا بلکہ ہمیشہ انکي حقوق پرستي کا مداح رہا -

قطع نظر اسکے ایک انصاف پسند آدمي بھي یہي راے رکھیگا - اپني سلطنت کے نقطۂ خیال سے بھي میري یہي راے تھي - کیونکہ کوئي حکومت جسمیں ظلم و ستم کي فرمان روائي ہو کبھي زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہسکتي - جب پیمانہ صبر لبریز ہوجاتا ہے تو قومیں محکومیت کا بوجھہ کاندھے سے پھینک کر خود مختار ہوجاتي ہیں - ایک طریقہ حکومت یہ بھي ہے کہ انصاف تو نہ ہو' مگر مشہور کیا جاے' جیسا کہ آجکل مغربي سلطنتیں اپنے حق پوش ایجنٹوں کے ذریعہ اپني داد گستري و عدل پروري کي قصائد خوانیاں کراتي ہیں' لیکن میرا عقیدہ ہے کہ یہ فریب کاریاں زیادہ عرصہ تک کامیاب نہیں رہسکتیں' اور جلد یا بدیر' یورپ کي محکوم قومیں اپني حکمراں اقوام کي عیاري اور حق کش' حاکم پرست' ملت فروش ہم جنسوں کي فریب کاري کو سمجھہ جائینگي - پس باوجود عثماني ہونے کے میں بلغاریوں میں ہر دلعزیز تھا اور یہ اسي لیے تھا کہ میں انکي حقوق طلبي کو بالکل جائز سمجھتا تھا -

رعایت حقوق کي بابت میرا یہ خیال ایک کلیہ ہے جو کسي حالت میں ٹوٹ نہیں سکتا -

بلقاني جسوقت مقدونیہ پر قبضہ کررہے تھے' اسوقت مجھے خوش قسمتي نہیں بلکہ بدقسمتي سے (کیونکہ میں نے وہاں مسلمانوں پر

مشہور اتحادي اہل قلم : حسین جاہد بک ایڈیٹر (طنین)

نہایت صبر ربا و گریہ انگیز مظالم دیکھے جنکو میں چند سطروں کے بعد لکھتا ہوں) مقدونیا کے چند مقامات میں پھرنے کا موقعہ ملگیا تھا ' میں سب سے پہلے جس مقام میں پھرا ' وہ (استرومجہ) ہے - یہ ایک شہر ہے جو (سالونیکا) سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے ' اسمیں ایک ہزار پانچسو گھر آباد ہیں جنمیں سے آٹھہ سو صرف مسلمانوں کے گھر ہیں - یہ شہر بلغاریوں نے بزور شمشیر فتح نہیں کیا تھا بلکہ بلغاری کمانڈر مسبطوف کو (شاید اصل نام میںف ہے) اس بنیاد پر حوالہ کیا گیا تھا کہ اس نے باشندوں کی جان ' مال اور آبرو کی حفاظت کا نہایت سنجیدہ و پختہ وعدہ کیا تھا -

کمانڈر مذکور نے (ربشف) کو شہر کا والی مقرر کیا ' ایک میونسپلٹی قائم کی اور شہر کی حفاظت کے لیے سروی ریجمنٹ چہارم کی پہلی پلٹن کے کمانڈر (یوانی) کو مقرر کرکے خود (سالونیکا) روانہ ہوگیا -

اس شہر کی حوالگی اور امان بخشی کے بعد ہی بلقانیوں نے پیماں شکنی کی اور نہایت بے دردی سے ڈاکٹر عابدین ' یوزباشی منضل بک ' یوزباشی تحسین بک ' چار عہدہ لفٹنٹی کے افسر ' سو سپاہی ' اور چار سو بیاسی مسلمان اور یہودیوں کو قتل کرڈالا -

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک قومی عدالت قائم کی گئی تھی جسکے سات ممبر تھے - ہر کلمہ گو قومی عدالت میں بطور مجرم کے حاضر کیا جاتا تھا ' جس کی برئت پر سات ممبروں سے چھہ ممبر متفق الراے ہوتے تھے وہ چھوڑ دیا جاتا تھا - لیکن جسکی برئت پر چھہ ممبروں سے کم متفق ہوتے ' اسکی تمام مال و دولت لے لی جاتی تھی اور قید خانے میں بند کردیا جاتا تھا - چوبیس گھنٹہ تک قید خانہ میں بے آب و دانہ پڑا رہتا اسکے بعد نکالا جاتا اور تمام کپڑے اتار لینے کے بعد ہاتھہ پیر باندھکے پولیس کے حوالے کیا جاتا - وہ اسے کشاں کشاں شہر کے باہر لے جاتے اور پھر وہاں صلیب کی تیغ ستم ' توحید پرستی کے جرم میں اسکا سر تن سے جدا کرکے اپنے آتش انتقام کو ٹھنڈا کرتی !

لیکن آہ ! ان بیکران ستم کی تسلی اس سے بھی نہیں ہوتی تھی ایک مسلمان کے جسم پر مٹی کا تیل چھڑک کے اسکے کپڑوں میں آگ لگا دی گئی اور اسطرح عین بیسویں صدی میں ازمنہ مظلمہ کے مسیحی کارناموں کو از سر نو زندہ کیا گیا !

کریم آغا نامی شرفاء شہر میں ایک شخص تھا - اسکے لڑکے کا نام حسن افندی تھا - حسن افندی ان لوگوں میں سے تھا جن کی برئت پر عدالت فوج کے چھہ ممبر متفق الراے نہیں ہوے تھے اسلیے اس پر بھی اس ستمگاہ عدالت سے موت کا حکم صادر ہوا - (حسن آغا) کو بھی اپنے ہموطن مسلمان شہداء کی طرح قتلگاہ تک جانا تھا - جب پولیس کے حوالہ کیا گیا تو پولیس نے اسکو چوپاؤں کی طرح زمین پر کھڑا کیا اور ایک شخص اسکی پشت پر سوار ہوکے سواری کے جانوروں کی طرح ہنکاتا ہوا شہر کی بڑی بڑی سڑکوں سے گذرا اور پھر قتل کے میدان میں پہنچایا - یہاں ایک صلیب بردار ہاتھہ میں تلوار لیے کھڑا تھا - حسن آغا کے پہنچتے ہی تلوار ایک بار بلند ہوئی پھر جھکی ' اور اسکے بعد حسن آغا کا سر ' جو ہر روز پانچ مرتبہ درگاہ الہی میں سجدہ کے لیے جھکا کرتا تھا خون آلود ہوکر زمین پر تڑپنے لگا !

مسلمانوں کے آٹھہ سو بیاسی گھر تھے جنمیں اسوقت کل اٹھارہ مرد سزاے موت سے بچ رہے تھے -

چار گھروں کے علاوہ آٹھہ سو اٹھتر گھروں میں نہ ایک ٹکڑا چٹائی کا بیٹھنے کے لیے تھا اور نہ ایک کٹورا پانی کا پینے کے لیے ' جو کچھہ تھا ' سب بلقانی فوجیں اور بلقانی لوٹ لیگئے تھے -

وہاں سے واپسی میں (...) نامی ایک گاؤں میں میرا گذر ہوا - اندر جا کے دیکھا تو اسمیں بارہ سو مسلمان لاشیں پڑی تھیں جنمیں مرد عورتیں اور معصوم بچے تھے -

شہر عثمانیہ سے جو خانماں برباد ہجرت کرکے (سالونیکا) آرہے تھے انمیں ایک دس سالہ لڑکی بھی تھی - یہ بد قسمت لڑکی تیس گھنٹہ کی مسافت طے کرکے شہر (طاویران) میں ٹھہر گئی - (طوبران) جب تسخیر ہوگیا تو وہ اسوقت وہیں تھی - دشمن بھوکے بھیڑوں کی طرح شہر میں گھسے - انکے سفید چمکتے ہتیار خون آشامی سے ابھی سیر نہیں ہوے تھے - چند سپاہیوں کو یہ لڑکی راہ میں ملی وہ دیکھتے ہی اس معصوم روح پر ٹوٹ پڑے اور اپنے تیز ہتھیار اسکے بدن میں چبھونا شروع کردیے اس بیکس نے نہایت درد ناک آواز میں ان خونخوار درندوں سے رحم و انسانیت کا واسطہ دیکر چھوڑنے کی درخواست کی مگر آہ ! اس کا کچھہ بھی اثر نہ ہوا اور تلوار کے وار کے ساتھہ یہ جواب ملا کہ " رحم و انسانیت مسلمان کے لیے نہیں ہے بلکہ صرف عیسائیوں کے لیے ہے " مگر خوش قسمتی سے میں عین موقع پر پہنچگیا اور ڈاکٹر (حاجی دلکوتا افندی) کی مدد سے اسکو ان خونخوار درندوں کے پنجوں سے بچایا میری فرمایش سے ڈاکٹر صاحب نے اسکی مرہم پٹی کی -

مسلمان عورتوں کی عصمت پر حملہ کرنے کے تو اس کثرت سے واقعات ہوئے ہیں کہ انکا بیان کرنا مشکل ہے بس یہ سمجھہ لینا چاہئے کہ معمولی سے معمولی تکلیف جو انکو دی گئی وہ یہ ہے کہ انکی چادریں چاک کرڈالی گئیں اور چہروں پر راستوں کی کیچڑ ملی گئی - ایک نہایت امیر کبیر خاندان کی خاتونوں پر جو حملے ہوے تھے انکی میں نے پوری تفصیل سنی ہے مگر میں اسکو شائع کرکے ایک معزز مسلمان خاندان کی بے عزتی کرنا نہیں چاہتا -

منجملہ قابل ذکر واقعات کے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ میں (استرومجہ) کے کمانڈر کے کمرے میں گیا - یہ بزرگ (سرویا) کی احتیاطی فوج کے افسر اور (بلغراد) کے ہائی کورٹ میں جج تھے ' مگر دیکھا تو آپ مسلمان قیدیوں کی جیبوں میں ہاتھہ ڈال رہے ہیں اور جو کچھہ نکلتا ہے اس کو اپنی جیب میں رکھہ لیتے ہیں - مجھے یہ دیکھکر خیال آیا کہ اللہ اکبر ! جس قوم کی یہ حالت ہو ' یورپ اسکے ہاتھہ مقدونیہ کی قسمت صرف اسلئے دینا چاہتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکلجائے ! (باقی آیندہ)

فہرست
زراعانۂ ہلال احمر
(۱۰)

	پائي	آنه	روپیه
جناب حاجی مصلح الدین صاحب - کلکتہ	-	-	۱۰۰
بذریعہ منشی خلیل صاحب - جلقئی - بھوانی پور - کلکتہ	-	۹	۹۵
" مسٹر ایس - ام - بیارت - مخدوم ... - گیذ -	-	۴	۴۰
" مولوی تراب علی صاحب - فتحپور -	-	-	۳۷
احمد جہاں بیگم صاحبہ - اہلخانہ ... - اوھنزو -	-	-	۱۰
منسی نور محمد صاحب - ... پورنال جیل -	-	۸	۷
اہلیہ جناب مدور صاحب - لاہور بورسٹل جیل	-	-	۲
بنت جناب مدور صاحب - لاہور بورسٹل جیل	-	۸	-
جناب ... صاحب - ... فروش - اکوٹ - برار	-	-	۵
میزان	-	۱۳	۲۶۷
سابق میزان	-	۲	۱۲۱٦
میزان کل	-	۱۵	۹۵۱۳

تصحیح — جناب لطف علی صاحب ... بھوپال کی ... رقم ... روپیہ نو آنہ گذشتہ نمبر میں غلطی ... روپیہ بارہ آنہ شائع ہوگئے ہیں -

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA